سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 11۔ مئی 2020

(یوم الاثنین، 17۔ رمضان المبارک 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 : شمارہ 2

69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-مئی 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020، (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2020) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 9-مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 منظور کیا جائے۔

70

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2020)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020، (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2020) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 9۔مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث جاری رہے گی۔

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار، 11- مئی 2020

(یوم الاثنین، 17- رمضان المبارک 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ حافظ خالد محمود نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَلرَّحۡمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ۝٤
اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ يَسۡجُدٰنِ ۝٦
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۝٧

سورۃ الرَّحمٰن آیات 1 تا 7

اللہ جو نہایت مہربان (1) اُسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اُسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اُسی نے اس کو بولنا سیکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اُسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی (7) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔آپ نے وقت دیا۔جب پچھلا اجلاس تھا اُس وقت اسمبلی کے باہر احتجاج ہو رہا تھا باہر PEF کے لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی تھی اور انہوں نے دھرنا دیا ہوا تھا تو خواجہ سلمان رفیق نے یہاں ہاؤس میں سپیکر صاحب کے سامنے point raise کیا تھا اُس پر سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں جناب واثق قیوم عباسی تھے، جناب عمر تنویر تھے اور ایک اور معزز ممبر تھے اور میں اور خواجہ سلمان رفیق تھے ہم نے باہر جا کر اُن سے مذاکرات کئے تھے۔اُن سے یہ طے ہوا تھا کہ اُن کا ایک پانچ رکنی وفد یہاں پر حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے آئے گا اور سپیکر صاحب کو ہم نے یہاں آکر بتا دیا تھا اور ہماری assurance کے اوپر انہوں نے دھرنا ختم کر دیا تھا کیونکہ ایڈمنسٹریشن بھی کہہ رہی تھی۔

جناب سپیکر! اس وقت حالات یہ ہیں PEF اور PEIMA ہے، Punjab Education Initiative Management Authority اس کے لوگوں کو چار چار ماہ سے پیسے نہیں ملے اور رمضان کا مہینہ ہے اور عید آنے والی ہے۔حالات اس طرح کے ہیں کہ ایجوکیشن کے اوپر تو ویسے بھی فوری طور پر فیصلے کرنے چاہئیں اور جب فیصلے آپ اتنی اتنی دیر stall کریں گے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اُس کمیٹی کے لئے جو کہ آج کے دن کے لئے سپیکر صاحب نے خاص طور پر رکھا تھا۔آج میں اور خواجہ سلمان رفیق آگئے ہیں جناب واثق قیوم عباسی بھی تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں اور اُن کا پانچ رکنی وفد بھی موجود ہے اس کے اوپر کوئی ڈائریکشن وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے لے لیں کیونکہ اب ہاؤس میں وہ موجود ہیں۔آج

ایجوکیشن منسٹر کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ آج یہاں آئیں گے لیکن وہ موجود نہیں ہیں تو اس پر تھوڑی سی clarity آجائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان بالکل درست فرمارہے تھے کہ اُس دن بات ہوئی تھی اور کمیٹی بھی بنی تھی میرے خیال میں اُس کمیٹی میں واثق قیوم عباسی بھی ان کے ساتھ تھے تو اُس کے بعد سے میرا اُن سے رابطہ نہیں ہوا ابھی انہوں نے ایک بات پوائنٹ آؤٹ کی ہے میں اجلاس کے بعد ان کو چیک کر لیتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے بہر حال اُن کے ساتھ ان کے مذاکرات تو ہو گئے تھے اگر کوئی ministerial level پر ان کی بات ہونی ہے تو میں concerned minister کو بھی request کر لوں کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ کر کے آپس میں ان کی میٹنگ کروا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان! ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف آپ سے اتنی عرض ہے کیونکہ یہ کمیٹی سپیکر صاحب نے بنا کر بھیجی تھی اس کو باقاعدہ آپ notify کر کے اس کی میٹنگ کل کے لئے رکھ دیں کیونکہ جناب واثق قیوم عباسی بھی اور سب سے میری بات ہوئی تھی تو اس کو کل کے لئے رکھ دیں کل ہم بیٹھ کر سارا طے کر کے یہاں ہاؤس میں بتا دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجہ سے مل لیں وہ جو decision کریں گے اُس پر عمل ہو گا۔

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1288 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں برن یونٹ وارڈ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1288: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں صرف آٹھ بیڈز پر مشتمل ایمرجنسی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں برن یونٹ تاحال نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ہسپتال میں چلڈرن کمپلیکس جس میں paeds کے لئے علیحدہ سے ماہر ڈاکٹر مثلاً پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز پیڈز تعینات نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کب تک برن یونٹ اور ایک paeds کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کی موجودہ ایمر جنسی 30 بیڈز پر مشتمل ہے۔ زیرِ تعمیر 500 بستروں پر مشتمل بلاک میں ایمر جنسی کے بستر بڑھائے جا رہے ہیں جو کہ اپ گریڈیشن کے بعد 73 بیڈز کی ہو جائے گی، جس کا افتتاح اس سال متوقع تھا لیکن مالی مشکلات بوجہ کورونا وائرس (Covid 19) اس کا افتتاح مؤخر ہو گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال میں برن یونٹ نہ ہے، تاہم ہسپتال ہذا کے missing specialties کے PC-I میں 10 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ منظور ہے جسے نیو کمپیکٹ بلاک میں فنکشنل ہونا ہے اور نیو کمپیکٹ بلاک زیرِ تعمیر ہے جسے جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس وقت سرجری ڈیپارٹمنٹ میں برن مریضوں کے لئے سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) چلڈرن وارڈ میں ماہر ڈاکٹر موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ساجد مصطفیٰ، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شفیق الرحمان لنگڑیال، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسین، سینئر رجسٹرار ڈاکٹر یاسر مکی، ڈاکٹر شاہین عباس، ڈاکٹر ثناء اسرار اور ان کے علاوہ دو وومن میڈیکل آفیسرز، پندرہ پوسٹ گریجویٹ ٹرینی ڈاکٹرز اور 9 ہاؤس آفیسرز تعینات ہیں۔ مزید بر آں چلڈرن وارڈ میں ایک پروفیسر، ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(د) علیحدہ برن یونٹ اور چلڈرن کمپلیکس گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ تاہم یہ فنانشل وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پلان کئے جائیں گے۔ معزز ایوان کو بتانا ضروری ہے کہ مریضوں کے لئے سرجری ڈیپارٹمنٹ میں سہولیات موجود ہیں مزید بر آں دس بستروں پر مشتمل برن یونٹ زیرِ تعمیر ہسپتال کا حصہ ہے۔ اس طرح بچوں کے علاج کے لئے paeds medicine کے 32 بیڈز اور peads surgery کے دس بیڈز موجود

ہیں۔اس کے علاوہ missing specialities کی سکیم مکمل ہونے پر مزید 48 بیڈز کا اضافہ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین !میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کی ایمر جنسی انتہائی کم بیڈز پر مشتمل ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اپ گریڈیشن کے بعد ایمر جنسی 73 بیڈز کی ہو جائے گی اور کب ہو گی اس کا نہیں بتایا؟

جناب سپیکر !مزید میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کے متعلق جو بات ہو رہی ہے یہ جو سکیم ہے اس کی اپ گریڈیشن میں کتنی funding ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے اور کب تک یہ جو نئی سکیم ہے یہ functional ہو جائے گی اور یہ جو ایمر جنسی وارڈ کے متعلق پوچھا گیا ہے یہ کب تک اس کا افتتاح ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین !بالکل معزز ممبر نے درست فرمایا ہے کہ اس وقت جو ہماری ٹیچنگ ہسپتال کی ایمر جنسی ہے اس میں صرف 30 بیڈ ہیں اور زیر تعمیر 500 بستروں والا ایک نیا بلاک تیار ہو رہا تھا اُس میں ہم نے ایمر جنسی کے بیڈز مزید بڑھانے تھے اس کے لئے مسئلہ یہ ہوا ہے آپ کو پتا ہے کہ اس وقت ساری (COVID-19) attention کی طرف ہو گئی اور PC-I جو ہم نے بنایا ہوا تھا انہوں ایک اور سوال برن یونٹ کا پوچھا ہوا ہے تو ہم اگر دونوں چیزوں کا اکٹھا جواب دے دیں تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نیو کمپیکٹ بلاک زیرِ تعمیر ہے جسے جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے پیسے دیئے ہوئے ہیں اس وقت اُس پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ کوشش کر رہے ہیں۔اُس کے بعد اس کا ریونیو component لیا جائے گا۔ So we are trying our level best لیکن جو تھوڑی سی تاخیر ابھی آئی ہے وہ پچھلے دو تین ماہ کے اندر (COVID-19) because of وہ میں نے ذکر کر دیا ہے کہ یہ problem ہے تو انشاءاللہ لگے ہوئے ہیں۔ We will try our level best that it should be completed within this year اور آپ کا ریونیو

component بھی مکمل ہو جائے تاکہ جو معزز ممبر بیڈز کا ذکر کر رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ بیڈز کی کمی ہے تو انشاءاللہ وہ بڑھا دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، agreed۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کا یہ کمال ہے چونکہ یہ خود ہیلتھ کے شعبہ کو جانتی اور سمجھتی ہیں اور ان کو پتا ہے کہ اس کی کتنی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج جو انہوں نے جون 2020 میں کام مکمل ہو جانے کی assurance دی ہے یہ ان کی مہربانی ہے۔ میرے علم کے مطابق ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے تمام مشینری procure ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں کورونا وائرس کے سلسلے میں خواجہ عمران نذیر اور ملک ندیم کامران ساہیوال آئے تھے ہم نے جب وہاں جا کر سامان دیا تو اس وقت ہمیں پتا چلا کہ کافی حد تک مشینری اور سامان procure ہو چکا ہے لیکن وہ سامان وہاں پڑا پڑا خراب ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ اس چیز کو assure کر دیں تو یہ مجھ پر اور میری ساہیوال کی عوام پر بہت احسان ہو گا۔ جس طرح ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا ہے کہ جون 2020 تک یہ باقی ماندہ کام مکمل کروا دیں گی تو میں ڈاکٹر صاحبہ کا on the floor of this House شکر گزار ہوں گا اگر آپ اس حوالے سے مہربانی فرما دیں کیونکہ وہاں پر بہت deficiency ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ڈاکٹر صاحبہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہاں پر یہ حالت ہے کہ کل میں ایک شخص کی فاتحہ خوانی کرنے کے لئے گیا تو جب وہ شخص فوت ہونے لگا یعنی جب وہ بستر مرگ پر تھا تو اسے کورونا وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تو وہاں کے ہسپتالوں کی یہ حالت ہے حالانکہ اس شخص کا آپریشن خود ہسپتال والوں نے کیا تھا۔ وہاں پر deficiency ہے اس وقت وہاں پر حالات بہتر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے میرے سوال کے جز(ب) کے جواب میں admit کیا ہے کہ وہاں پر برن یونٹ موجود ہی نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جون 2020 تک مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں ڈاکٹر صاحبہ سے ڈاکٹرز کی deficiency کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جو کہ اس سوال میں بھی پوچھا گیا ہے کہ کیا 30- جون 2020 تک ڈاکٹرز کی deficiency بھی ختم ہو جائے گی اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر رجسٹرار سمیت کافی سیٹیں خالی ہیں تو جب یہ 30- جون کو ہسپتال کے نئے بلاک کا افتتاح کرنے جا رہے ہیں تو کیا اس وقت تک یہ تمام اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جنوری سے لے کر اپریل تک faculty کی 640 خالی سیٹیں جن میں ہمارے رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز شامل ہیں وہ ہم نے درجہ وار پبلک سروس کمیشن میں بھجوا دی ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے delay ہو رہا ہے اس کے باوجود کچھ سیٹوں کی advertisements آچکی ہیں لیکن انہوں نے ان سیٹوں پر interviews نہیں کئے۔ COVID-19 کے آنے سے پہلے انہوں نے میڈکل آفیسرز کے انٹرویوز لے لئے تھے اور اسی ہفتے میں دو ہزار میڈیکل آفیسرز کی تفصیل ہمارے پاس آجائے گی اور جہاں تک specialists کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں we will start conducting interviews because they will have to call people in for interviews وہ جس وقت conduct ہوں گے۔ We will definitely ensure کہ زیادہ سے زیادہ لوگ تعینات کر کے وہاں پہنچائیں تاکہ اس deficiency کو ختم کیا جا سکے۔ یہ پرانی deficiency چلی آ رہی ہے ہم تو جب سے آئے ہیں ہماری پوری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ faculty members hire کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی بتاتی چلی جاؤں کہ جو پروموشنز کی سیٹیں اس وقت خالی ہیں ان پر پروموشنز کے حوالے سے گیارہ تاریخ کو بورڈ کی میٹنگ رکھی ہوئی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ جن لوگوں نے پروموشنز کے through سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسر بننا ہے ان کو جلد سے جلد پروموشن مل جائے تاکہ یہ seats fill ہو جائیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا بھی تعلق ساہیوال سے ہے۔ اس سوال کے حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ نے بہت حوصلہ افزا جواب دیا ہے لیکن ایک fact میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ سوا تین ارب روپے کے فنڈ سے اس ہسپتال کو میاں محمد شہباز شریف کی مہربانی سے اپ گریڈ کیا گیا اور ساہیوال میڈیکل کالج کے ساتھ اس کو منسلک کیا گیا۔ وہاں پر بہت سارا پیسا لگ چکا ہے اور وہاں پر state of the art building بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے کام بند ہے اور وہاں پر مشینری خرید کر کمروں میں بند پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کی warranty بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ یہ سب چیزیں ہونے کے باوجود تھوڑی سی effort کے ساتھ بہت سی سہولت پوری عوام کو مل سکتی ہے تو امید رکھتا ہوں کیونکہ ہمارے سیکرٹری صاحب بھی کمشنر ساہیوال رہے ہیں ان کے دور میں بھی وہ بلڈنگ بنتی رہی ہے ان کو بھی تمام صورتحال کا پتا ہے اور ڈاکٹر صاحبہ نے بھی میرے خیال میں وہاں بلڈنگ کا وزٹ کر کے وہاں کی صورتحال یقیناً دیکھ لی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہاؤس میں اس ہسپتال کے حوالے سے جو بات آئی ہے گورنمنٹ کی طرف اس کا positive answer آئے گا اور جتنی جلدی یہ کام مکمل ہو جائے تو سب کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1289 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں گائنی وارڈ سے متعلقہ تفصیلات

***1289: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں کتنے گائناکالوجسٹ تعینات ہیں ان کی کوالیفکیشن مع تجربہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہسپتال ہذا میں کتنی گائناکالوجسٹ آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرتی ہیں آؤٹ ڈور کے ایام کار کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ہسپتال ہذا میں سال 18-2017 میں گائنی کے کتنے آپریشن کن کن ڈاکٹرز صاحبان نے کئے اور آپریشن کے حوالے سے مریضان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال 55 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں دو گائنی یونٹس ہیں جن میں 9 گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ دونوں گائنی یونٹس میں 9 گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں، جن کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں تعینات تمام گائناکالوجسٹ ڈیوٹی روسٹر کے مطابق آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کے لئے 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس جاری رہتی ہے۔

(د) 2017 میں گائنی وارڈ میں کُل 3212 آپریشن ہوئے جس میں 1430 بڑے آپریشن (سیزیرین) ہوئے جبکہ 1782 نارمل زچگیاں ہوئیں۔ 2018 میں گائنی وارڈ میں کُل 4483 آپریشن ہوئے جس میں 2583 بڑے آپریشن (سیزیرین) ہوئے جبکہ 1900 نارمل زچگیاں ہوئیں۔ جن ڈاکٹرز نے یہ آپریشن کئے اُن کی لسٹ ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے اور گائنی کے مریضوں کو آپریشن کی تمام تر سہولیات ہسپتال فراہم کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال 55 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ ہے۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے چونکہ ڈاکٹر صاحبہ اس شعبے کو اچھی طرح سے جانتی ہیں تو ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں 55 بیڈز کی تعداد بہت کم ہے تو کیا منسٹر صاحبہ ان بیڈز کی تعداد میں اضافے کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں کیونکہ یہ ہسپتالوں کو آج کل اپ گریڈ کر رہے ہیں تو کیا یہ گائنی وارڈ کو بھی اپ گریڈ کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم ابھی نئے بلاک میں کوشش کریں گے کہ دو تین چیزوں کو ایک گائنی اور دوسرا pediatric department اور برن یونٹ کو بھی expand کریں تو یہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ان کی expansion ہو۔

جناب سپیکر! ان کی بات صحیح ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر بہت بڑی population کو serve کرتا ہے لہٰذا number of gyne beds ہمیں ہر حال میں بڑھانے پڑیں گے اور یہ ہماری آپ سے commitment ہے کہ جون 2020 تک یہ جو پانچواں بلاک اس بجٹ میں مکمل ہو گا اس کا ایک بڑا حصہ گائنی کو بھی دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا اور منسٹر صاحبہ کا بھی مشکور ہوں اگر یہ مہربانی کر دیں اپنی اس commitment کو پورا کر دیں اور اس کا افتتاح کر دیں تو میں پورے ایوان کی طرف سے اور ساہیوال کی عوام کی طرف سے بھی شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ ADP 2017-18 میں نارووال میں 50 ملین روپے سے میڈیکل کالج کی allocation ہوئی تھی اور یہ allocation next ADP 2018-19 میں drop کر دی گئی تھی تو last time منسٹر صاحبہ نے کہا تھا کہ اس مرتبہ ہم نہیں کر سکتے لیکن next year اس کو ہم دیکھ لیں گے تو مجھے اس وقت ماحول ٹھیک لگ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میڈیکل کالج نارووال کے لوگوں کا حق ہے کیونکہ وہاں پر 350 بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنا ہوا ہے اور اس کے ساتھ میڈیکل کالج کی ضرورت ہے وہاں پر پرائیویٹ میڈیکل کالج کو کامیاب کرنے کے لئے اس وقت اس کو drop کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا ڈی ایچ کیو میں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کینسر ہسپتال بنا ہوا ہے اس کو بھی operational کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! کیا آپ نے ان کی باتیں نوٹ کر لی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، نوٹ کر لی ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1765 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جو ممبران تشریف نہیں لائے ان کے سوالات ہم pending کر رہے ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1798 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2140 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2141 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2397 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2690 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2736 جناب یاسر ظفر سندھو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3079

محترمہ شاہین رضا کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3112 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3113 بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3307 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3342 جناب علی اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3351 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3369 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3428 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3697 محترمہ طحٰیا نون کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3784 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں 2014 تا 2019 تک عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3806: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے یکم جنوری 2014 سے 30-اکتوبر 2019 تک عطائیوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم جنوری 2014 سے 30- اکتوبر 2019 تک صوبہ بھر میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اب تک 22798 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کیا ہے اور 49 کروڑ سے زیادہ جرمانے کئے ہیں اور مزید ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کی خدمات کے معیار بہتر بنانے اور عطائیت کے سدِباب کے لئے قائم کیا گیا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شُدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم ہوا۔ عطائیت کے خلاف مہم کے لئے کمیشن کی جانب سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے ہیں۔ کمیشن کی جانب سے تفویض کردہ ان اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر عطائیوں کی علاج گاہوں کے اچانک معائنہ اور کوائف کی تصدیق کے بعد غیر مستند اور غیر رجسٹرڈ علاج کنندگان کی علاج گاہیں سر بمہر کر کے چالان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے قبل عطائیوں کے بارے میں درست اعدادوشمار موجود نہیں تھے لہٰذا عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں چلانے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات کی فراہمی کنندگان کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل بھی شروع کیا، اس حکمتِ عملی کے تحت صوبہ بھر کے اعدادوشمار اکٹھا کرنے کے بعد اُن کی تطہیر کا عمل جاری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے جواب میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی خدمات کو سراہا ہے میں اس سلسلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی چونکہ بقول آپ کے یہ میاں محمد شہباز شریف کے چند اچھے کاموں میں سے ایک یہ کام بھی ہے اور یہ آپ نے لکھا ہے میں نہیں کہہ رہی۔

جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر علاج گاہوں کا اچانک معائنہ کے دوران ہیلتھ کمیشن روزانہ چالان کرتا ہے لیکن جواب میں ان چالانوں کی تعداد نہیں بتائی گئی کہ روزانہ کی بنیاد پر کتنے چالان ہو رہے ہیں لہٰذا منسٹر صاحبہ وہ data share کر دیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جو خانہ شماری کا عمل شروع کیا گیا ہے یہ کس تاریخ سے شروع کیا گیا ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں، بتائی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سوال کیا گیا تھا کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے یکم جنوری 2014 سے 30-اکتوبر 2019 تک عطائیوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اس کے علاوہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے کیا طریق کار ہیں۔ ان ساری چیزوں کا جواب دیا ہے کہ یکم جنوری 2014 سے 30-اکتوبر 2019 تک صوبہ بھر میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اب تک 22758 عطائیوں کے سنٹرز سربمہر کر دیئے ہیں، 49 کروڑ سے زیادہ جرمانے بھی کئے ہیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی جاری ہے۔ یہ سب کچھ آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتا دیا گیا ہے، جہاں تک طریق کار کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولتیں فراہم کرنے والے اداروں کی خدمت کا معیار بہتر کرنے اور عطائیت کے سدباب کے لئے معزز ایوان سے منظور شدہ پہلا ادارہ ہے۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میں نے یہ سارا پڑھ لیا ہے۔ آپ دن رات کام کر رہی ہیں لیکن آپ مجھے صرف کل کا data بتا دیں کہ کل آپ کے محکمے نے کتنے چالان کئے ہیں۔ ہم لمبی چوڑی تفصیل میں نہیں جاتے آپ صرف کل کے حوالے سے ہی بتا دیں کہ کل آپ کے محکمے کی ٹیم نے کتنے چھاپے مارے اور کتنے چالان کئے ہیں یا انہوں نے کیا کام کیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر آپ بتاتی کہ آپ کو خصوصی طور پر کل کی تفصیل چاہئے تو میں علیحدہ لے آتی۔ یہ تو بڑا مشکل ہے کہ آپ ہر دن کے حوالے سے مجھ سے پوچھیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ مجھے ایک سال کا data دے دیجئے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ آپ نے خانہ شماری کا جو عمل شروع کیا ہے یہ کس تاریخ سے کیا ہے اس کی پوری تفصیل دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ساری تفصیل محترمہ کو بھجوا دیتی ہوں، روزانہ کی performance بھی انہیں بھجوا دوں گی۔ سوال کے اندر یہ نہیں لکھا ہوا لیکن میں ساری تفصیل محترمہ کو بھجوا دیتی ہوں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحبہ نے ساری چیزیں بعد میں ہی دینی ہیں تو ہم کورونا کے اندر یہاں کیا کرنے آئے ہیں آپ ساری تفصیل گھر ہی بھجوا دیتے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ 22 ہزار سے زیادہ عطائیوں کے خلاف ایکشن ہو گیا ہے کروڑوں کے حساب سے جرمانے کئے گئے ہیں اور ان کے سنٹرز بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر محترمہ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں نے کہا کہ وہ بھی پیش کر دیں گے۔

(اذان ظہر)

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے اور proposal بھی ہے، میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور میں ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا تھا پھر باقی صوبوں نے اسے follow کیا تھا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ پورے پنجاب میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کو رجسٹرڈ کرے۔ میرے پاس موبائل میں تفصیل موجود ہے جو میں بعد میں ڈاکٹر صاحبہ کو دے دوں گا کہ ایک ہی مریض کا پرائیویٹ لیب سے کورونا کا ٹیسٹ positive اور negative ہے اسے ڈاکٹر صاحبہ چیک کروالیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ویسے تو ہیلتھ کیئر کمیشن autonomous ہے لیکن چونکہ parent محکمہ آپ کا ہے اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ ان کے بورڈ کی میٹنگ بلا کر پوچھیں کہ پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں جو کورونا کے مریض ہیں، کیا ان کے لئے مطلوبہ standards پر عمل کیا جارہا ہے یا نہیں؟ لہٰذا اس کے لئے آپ کو ہیلتھ کیئر کمیشن کو بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے چونکہ جتنا وہ فعال ہونا چاہئے اتنا نظر نہیں آرہا ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ ان کی ایک میٹنگ بلا کر خود Chair کریں اور پورے پنجاب میں ان کی ٹیم standards اور باقی معاملات دیکھ لے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! خواجہ سلمان رفیق کا سوال اس سے relevant تو نہیں ہے لیکن یہ بہت important اور national issue سے متعلقہ ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہماری kits پر 70 percent specific ہے اور ہر لیب لکھ کر بتاتی ہے کہ یہ 70 percent specific ہے کوئی بھی ٹیسٹ 100 percent specific نہیں ہو سکتا جب تک آپ Bronchial lavage نہ دیں۔ Bronchial lavage کا یہ مطلب ہے کہ آپ lungs کے اندر پانی ڈالیں پھر اسے wash کر کے نکالیں پھر 99.9 percent test positive آ سکتا ہے The only way آپ کی جتنی kits آ رہی ہیں یہ 70 percent specific ہوتی ہیں۔ آپ جب یہ kits استعمال کرتے ہیں اس کے اندر human error کا chance بھی بڑھ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ RNA کی بہت ساری extraction of RNA لوگ خود کرتے ہیں اور کئی دفعہ RNA کی extraction that can be faulty اور یہ chances ہو سکتے ہیں کہ اگر ایک لیب میں ایک دو ٹیسٹ negative آ جائیں اور دوسری لیب

Thirty percent falseپاس کے آپ کہ ہے یہ وجہ کی اس جائیں آpositiveمیں negative and false positiveکےchancesہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بہت اہم چیز ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی کوsymptomsہیں لیکن اس کا ٹیسٹnegativeہے تو پھر اس کے لئے آگے مزید ٹیسٹavailableہیں کہwe must always consider them a suspected COVID-19اور ہمsuspected COVID-19مریضوں کو ہسپتال میں رکھتے ہیں پھر آپ کو ان کا سی ٹی سکین کرانا پڑتا ہے۔ آپ کو ان کے ایکسرے کروانے پڑتے ہیں اور مزیدtestsکروانے پڑتے ہیں۔Just to come to some sort of a diagnosis. So you can have a negative test even in COVID positive patient.جہاں تکstandardizationکا تعلق ہے اور جس کے بارے میں ابھی معزز ممبر نے ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر!standardizationصرف ایک طریقے سے ہو سکتا ہے کہ جتنیkitsاستعمال کی جا رہی ہیں وہ ایک ہی کمپنی کی ہوں جبکہ اس وقت یہ ہمارے لئے ناممکن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ٹیسٹ کرنے کی مختلف مشینیں ہیں۔ اس وقتPKLIمیں جو مشین کام کر رہی ہے اس کی اپنیspecificityکیkitsہیں۔ اسی طرح کچھkitsہمارے پاس چائنا سے آ رہی ہیں اور کچھkitsہم لوکل پرچیز کر رہے ہیں۔

> Because of the difference in the origin of the kits, there can be a certain amount of difference regarding specifications.

جناب سپیکر! جب شروع میں پرائیویٹ لیبارٹریز میں ٹیسٹ ہوتے تھے اور ہمیں ان کے بارے میں انفارمیشن آتی تھی تو ہم ہر چوتھے مریض کاrandom testاپنی لیبارٹری میں بھی کرتے تھے۔ اس یقین دہانی کے لئے کہ کہیں رپورٹس کے اندر کوئیdiscrepancyنہ ہو۔ جب ہم نے پہلے 150 کے قریبtestsکئے تو دونوں لیبارٹریز کےresultsبالکل ایک جیسے آ رہے تھے تو اس کے بعد ہم نےtest repeating again and againپر مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گی کہ:

There are chances that a person might be positive for COVID and might come out negative because there are 30 percent chances of a wrong positive or a wrong negative result. Wrong negative are more common as compared to wrong positive according to the scientific statistics that are available now.

جناب سپیکر! لیکن اگر ایک مریض بغیر symptoms کے ہے اور اس کا result negative آ گیا ہے تو I think it is considered as negative لیکن اگر ایک مریض negative آ گیا ہے لیکن اس میں symptoms ہیں تو

We will have to treat him as COVID not because of anything else. We might find it on another couple of tests that they might come out positive.

جناب سپیکر! جب یہ controversy چل رہی تھی تو میں نے experts سے اس بابت ساری تفصیلات لیں اس لئے اس ٹیسٹ کی limitations کو understand کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ limitations صرف پاکستان میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس particular test کی seventy percent specificity ہے۔ چائنا کے اندر بھی اس ٹیسٹ کی seventy percent specificity ہے۔ باقی جہاں تک standardization کا تعلق ہے تو ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ اس کو standardization کریں۔ ہم اس میں کراس چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر ایک ٹیسٹ PKLI کی مشین کر رہی ہے اور وہ positive آیا ہے تو ہم اس میں سے ایک یا دو ٹیسٹ اپنی دوسری labs میں بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کا concern بالکل ٹھیک ہے لیکن ہمارے پاس اور کوئی طریق کار نہیں ہے۔ COVID-19 کے ٹیسٹ کے لئے level-III lab اس لئے استعمال کر رہے ہیں تاکہ viral load کو to a negative space restrict کیا جا سکے۔ وہ لوگ جو یہ ٹیسٹ کر رہے ہوتے ہیں ان میں infection ہونے کے chances زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! مقصد یہ ہے کہ We are very careful لیکن انسانی غلطی کی وجہ سے کئی مرتبہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ We are trying our level best. ہم نے اپنی ٹیکنیکل کمیٹی کو کہا ہے کہ standardization کے حوالے سے مزید غور کیا جائے کہ ہم کس طرح بہتر سے بہتر diagnosis کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3807 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں گریڈ 17 سے زائد کی خالی اسامیوں اور ان پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*3807: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں گریڈ 17 سے زائد کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) حکومت چلڈرن ہسپتال میں ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال، لاہور میں گریڈ 17 سے زائد کی خالی اسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	منظور شدہ	ورکنگ	خالی اسامیاں
1-	17	804	357	447
2-	18	445	169	276
3-	19	113	29	84
4-	20	50	20	30

(ب) گریڈ 18 تا 20 کی کچھ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن اور پروموشن کے ذریعہ پُر کی جاتی ہیں اور ٹیچنگ کیڈر کی مختلف ہسپتالوں کی خالی اسامیاں بشمول چلڈرن ہسپتال پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوادی گئی ہیں۔ میڈیکل آفیسر سے سینئر رجسٹرار اور سینئر رجسٹرار سے ایسوسی ایٹ پروفیسر کی پروموشن کمیٹی کی میٹنگ مئی کے مہینہ میں منعقد کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میڈم منسٹر صاحبہ نے یہ فرمایا تھا کہ چھ ماہ کے اندر اندر ساری خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ آپ کی حکومت قائم ہوئے دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ میں نے آپ سے پچھلی مرتبہ یعنی ایک سال پہلے بھی یہی سوال پوچھا تھا۔

جناب سپیکر! جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق گریڈ 17 کی کل منظور شدہ اسامیاں 804 ہیں جن میں سے 447 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح کی صورتحال گریڈ۔18 اور 19 کی ہے۔ آپ لوگوں کو نوکریاں دینے کے لئے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ اس وقت آپ کے پاس اتنی زیادہ jobs available ہیں تو آپ یہ jobs لوگوں کو کیوں نہیں دے رہے اور کیا حکومت کا اس سلسلے میں بھی یوٹرن ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب ہم حکومت میں آئے تھے تو اس وقت بہت سی اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ہم نے پبلک سروس کے ذریعے لوگوں کو بھرتی کر کے بہت سی اسامیوں کو پُر کیا ہے۔ یہ faculty کی اسامیاں ہیں۔ چلڈرن ہسپتال ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے۔ اس کے اندر جتنی اسامیاں خالی ہوتی ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے میں نے بتایا ہے کہ ہم نے پبلک سروس میں دوبارہ اسامیاں بھیجی ہیں۔ Pediatrics surgery کے حوالے سے بہت دفعہ discussion ہو چکی ہے۔ ہم نے چار دفعہ pediatrics surgery کی اسامیوں کی advertisement بھجوائی

ہے اس کے لئے صرف دو یا تین لوگ اپلائی کرتے ہیں۔ہم نے پبلک سروس کمیشن میں consultants کی 2200 اسامیاں بھجوائی تھیں جن کے لئے 1800 لوگوں نے اپلائی کیا تھا۔

جناب سپیکر! یہ تفصیل پبلک سروس کمیشن کے پاس available ہے۔ حکومت میں آنے کے بعد ہم نے 1165 اسامیاں teaching faculty کی پوری کی ہیں۔اس کے علاوہ ہم نے گیارہ ہزار ڈاکٹرز کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا ہے۔چار ہزار ڈاکٹرز ایڈہاک کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو درخواست کی ہے کہ آپ نے حال ہی میں ڈاکٹرز کے لئے جو انٹرویوز لئے ہیں ان کے results ہمیں بھجوادیں۔ہمارے پاس دو ہزار ڈاکٹرز کے results آچکے ہیں۔ جس رفتار سے ہم خالی اسامیوں کو پُر کر رہے ہیں اس سے پہلے ایسا کسی حکومت نے نہیں کیا۔ پبلک سروس کمیشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ میں نے پچھلے 70 سال کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

The number of people that have been employed through the Public Service Commission in the year 2019-20.

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آج کل کام کا بہت زیادہ load ہے لہٰذا ہمیں منسٹر صاحبہ کو تھوڑا سا margin دینا چاہئے۔ میں اس حوالے سے دو گزارشات کروں گا۔ گریڈ-17 کی 447 اسامیاں خالی ہیں۔ آفیشل گیلری میں سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس بابت میری یہ تجویز ہے کہ جب آپ پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھجواتے ہیں تو ہر انسٹیٹیوٹ کو walk-in-interview کا provision بھی دے دیں۔اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ انسٹیٹیوٹ کی ایک کمیٹی بن جائے گی اور فوری طور پر یہ کمیٹی گریڈ-17 کے ڈاکٹرز بھرتی کرلے گی۔اس طرح بچے آتے اور جاتے رہیں گے کیونکہ یہ ایک ongoing process ہے۔جب تک پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی نہیں ہوتی اس وقت تک یہ اسامیاں filled رہیں گی۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ گریڈ-19 اور گریڈ-20 کی اسامیاں APMO and PMO کی ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اگلے دس پندرہ سال کا ایک سروے کروائیں کہ آپ کے کتنے لوگوں کے promote ہونا ہے اور جو اسامیاں باقی رہتی ہیں ان کو PG ship میں تبدیل کر دیں کیونکہ محکمہ فنانس اس وقت پیسے دے گا جب یہ اسامیاں پُر ہوں گی۔ میری دونوں تجاویز پر غور فرمائیں اس سے محکمہ کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق نے promotions and employments کا ذکر کیا ہے۔ خواجہ سلمان رفیق! آپ بھی وزیر صحت رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ آپ کے دور میں سات سال تک کوئی پروموشن نہیں ہوئی۔ جب سے ہماری حکومت آئی ہے ہم ہر پندرہ دن کے بعد DPC کی میٹنگ کروا رہے ہیں۔ جتنی زیادہ پروموشنز ہمارے دو سالہ دور میں ہوئی ہیں شاید اس سے پہلے کسی حکومت نے نہیں کی ہوں گی۔

جناب سپیکر! آپ نے اپنے دور میں ان لوگوں کی پروموشنز کیوں نہیں کیں، کیا آپ کو کسی نے منع کیا ہوا تھا؟ بہت عرصہ یہ پروموشنز رُکی رہی ہیں۔ آپ کی بالکل ٹھیک تجویز ہے کہ ہمیں ریگولر پروموشنز کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! ایڈہاک ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے حوالے سے بتانا چاہوں گی کہ جب آپ پبلک سروس کمیشن میں ریکوزیشن بھیجتے ہیں تب آپ walk-in-interviews کرتے ہیں کیونکہ آپ ایڈہاک ڈاکٹرز کو تب ہی employ کر سکتے ہیں جب آپ نے ریکوزیشن بھیجی ہوگی۔

جناب سپیکر! میں نے کچھ دیر پہلے التجا کی ہے کہ دو ہزار ڈاکٹرز جن میں ایک ہزار خواتین اور ایک ہزار مرد ڈاکٹرز شامل ہیں ان کی selection مکمل ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس فہرستیں آ رہی ہیں۔ اگر آج ہم نے walk-in-interviews کے ذریعے کسی ڈاکٹر کو بھرتی کر لیا تو پھر پندرہ دن کے بعد ان کی نوکری de-notify ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ کو علم ہے کہ جب پبلک سروس کمیشن کا selectee آتا ہے تو ایڈہاک ڈاکٹر کو remove کر دیا جاتا ہے۔ انشاءاللہ walk-in-interviews تو ہر جگہ ہوتے رہیں گے۔ ابھی COVID-19 وائرس کے لئے بھی ڈاکٹرز کے walk-in-interviews ہو رہے ہیں۔

COVID وائرس کے لئے ہم already دس ہزار اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد شاید ہی کوئی ڈاکٹر بے روزگار رہے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! شاید محکمہ نے محترمہ کو data ٹھیک نہیں دیا۔ اس وقت بھی جو پروموشنز ہو رہی ہیں اگر محکمہ خزانہ سے آپ اس کی تفصیل نکلوا لیں تو معلوم ہو گا کہ چودہ پندرہ ہزار اسامیاں ڈاکٹرز سروس سٹرکچر میں create کروائی گئی تھیں کہ آئندہ آنے والے پندرہ بیس سالوں میں ہر ایک کی automatic پروموشن ہو گی اور ہر پندرہ دن بعد DPC اس لئے ہوتی ہے کہ ڈاکٹرز کے بھی کئی کیڈرز ہیں اور نرسز کے بھی کئی کیڈرز ہیں تو ہر پندرہ دن بعد مختلف کیڈرز کی پروموشن ہوتی ہے تو میرا خیال ہے کہ محکمہ سے ایک آدھ detail ضرور لیں اور پہلے بھی میری بہن وزیر صاحبہ نے بات کی تھی کہ سات سال پروموشن نہیں ہوئی تو میرا خیال ہے کہ آپ کو کافی چیزیں واضح ہو جائیں گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3880 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3881 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3905 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3910 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4038 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4086 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر consideration on passage of bills ہیں۔جی،وزیر قانون!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020

MR CHAIRMAN: Now, we take up the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of

Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں 2020

MR CHAIRMAN: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at

once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، آج کے ایجنڈے پر اگلا آئٹم upcoming budget and Corona Virus Pandemic پر عام بحث جاری رہے گی جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ جی، جناب محمد اختر!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم دیا۔ Corona issues دیکھنے کے لئے ضلع ملتان میرے ذمے لگا ہوا تھا تو جس طرح باقی صوبے میں انتظامات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وبا پہلی دفعہ ہماری زندگیوں میں آئی ہے اور جب بھی کوئی اس طرح کی وبا آتی ہے اُس میں اُونچ نیچ ہوتی ہے اور اُسی سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور اُن مشکلات کا حل بھی نکالا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے کورونا کو صحت کے حوالے سے جس انداز سے take up کیا شاید اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ لوگ ڈینگی کی مثال دیتے ہیں تو ڈینگی میں ایک مچھر involve تھا اگر آپ اُس مچھر کا سپرے کر کے اُن کی breading sides کنٹرول کر لیتے تھے تو آگے ساری چیزیں رُک جاتی تھیں۔ یہ ایسی وبا ہے جو human to human transmit ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ملتان میں جو Quarantine Centre بنایا گیا تھا یہ پاکستان کا سب سے بڑا Quarantine Centre تھا اور جس طرح ایران کے بارڈو پر پاکستانی زائرین کو لا کر پھینک دیا گیا اور اُنہیں سنبھالنے کے حوالے سے جنوبی پنجاب نے بڑے کھلے دل کا مظاہرہ کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے سب سے پہلے زائرین کو اپنے ضلع میں جگہ دی اور انہیں بہتر طریقے سے manage and serve کیا اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ لوگ خیر و عافیت سے اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور اُس سے اگلا ضلع ہمارا ملتان تھا تو مجھے یہاں یہ بتاتے ہوئے بڑی

خوشی بھی اور ایک اطمینان کا اظہار بھی ہے کہ ہمارے محکمہ صحت، ہماری ضلعی انتظامیہ، خاص طور پر ہمارے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور تمام serving staff نے protective kits and N-95 Masks کی کمی کے باوجود اپنی جانوں کی پروانہ کرتے ہوئے اُن زائرین کی خدمت کی ہے اور وہ لوگ وہاں سے مطمئن ہو کر گئے ہیں جس سے پوری دنیا میں ایک بڑا اچھا message گیا ہے تو میں اس پہلو پر اپنے محکمہ صحت، حکومت پنجاب، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طرح باقی ملکوں میں کورونا کے مریضوں کو ذلیل و خوار کیا گیا لیکن یہاں پر انہیں عزت و احترام سے جگہ بھی دی گئی اور انہیں بہترین طریقے سے manage بھی کیا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ community out break کو بھی خاطر خواہ طریقے سے روکا بھی گیا اور میں دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبا سے جلد نجات دلائے گا اور پاکستان سمیت دنیا کے جو جو ملک اس سے suffer کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ہیلتھ سسٹم جن کے پاس آبادی کے لحاظ سے بیڈز کی تقسیم بھی ہے، ڈاکٹرز بھی ہیں، ہسپتال بھی ہیں وہ بھی failure کا شکار ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ لقمہ اجل بنے، اٹلی اور برطانیہ میں بھی لقمہ اجل بنے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور ہماری حکومت کے اقدامات کے پیش نظر اپنی ہیلتھ منسٹر کی effort کو بھی میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے چیزوں کو manage کیا اور جہاں خامیاں کوتاہیاں تھیں اُن کو بڑی جلدی take over کر لیا ہے۔ الحمدللہ ہم اس وبا سے جلد نکل آئیں گے۔ مہربانی

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب منان خان نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع کا فائدہ اٹھا کر بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ نارووال کی طرف مرید کے نارووال روڈ جاتا ہے تو last tenure میں اس کی dualization ہوئی تھی لیکن جگہ جگہ سے وہ روڈ کافی ٹوٹ چکا ہے اور روڈ کا کچھ portion خصوصاً نارنگ منڈی سے مرید کے تک مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس روڈ کو repair کروایا جائے، جس کنٹریکٹر نے یہ روڈ بنایا ہے اُس کی انکوائری ہونی چاہئے اور اُس کو سزا بھی ملنی چاہئے۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے اُدھر کرتارپور بارڈر ہے اور اسی سڑک کے ذریعے سب لوگ جاتے ہیں۔ یہاں کچھ لوگ smile کر رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ جس نے بھی یہ سڑک بنائی ہے وہ چاہے ہماری پارٹی سے ہوں یا دوسری پارٹی سے ہوں اس پر کارروائی ہونی چاہئے اور یہ سڑک ٹھیک ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہم debate کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر جناب احمد شاہ کھگہ بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میرا ضلع پاکپتن ہے اور وہیں سے بات شروع کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ ہمارے پاکپتن میں پوری انتظامیہ، ڈاکٹر صاحبان اور سب شعبوں نے مل کر کورونا پر کام کیا اور وہاں کورونا وائرس کی ratio نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں اس پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے پاکپتن میں بھی توجہ دی۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کورونا وائرس کی بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری دنیا میں آئی اور ہم بھی اس میں شامل ہیں لیکن اس کورونا نے ہمیں کچھ باتیں سکھائی بھی ہیں جس کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم اس سے کچھ فائدہ بھی اٹھا لیں۔ تمام معززین اپنے اپنے علاقوں سے یہاں ایوان میں آئے ہیں جن کے توسط سے میں یہ بات کرتا ہوں کہ یہ بیماری انشاءاللہ ٹل جائے گی لیکن اس نے ہمیں اسلام کے قریب بھی کر دیا ہے۔ میں نے اس دوران شادیاں بھی attend کی ہیں اس لئے دیکھا ہے کہ جو لوگ پہلے afford نہیں کر سکتے تھے اب دلہا اور دلہن کی طرف سے دس دس آدمیوں کو اکٹھا کر کے سادگی سے شادیاں کی گئی ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز نے ہمیں اسلام کے قریب کیا ہے۔ اسی طرح جب کوئی فوتیدگی ہو جاتی تھی تو ہمارے کئی طرح سے رواج بن گئے۔ اگر میرے گھر کا کوئی فرد بیمار ہے تو پہلے اُس پر میں اپنی جمع پونجی لگاؤں گا تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے لیکن اگر فوت ہو جاتا ہے تو روٹین یہ بن گئی تھی کہ قل خوانی پر کھانا دیا جائے چاہے وہ غریب ہے چاہے امیر آدمی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ

چیزیں ہمیں سبق دے کر اسلام کے قریب لائی ہیں۔ اب فوتیدگی ہوتی ہے تو افسوس کے لئے تھوڑے بندے جاتے ہیں اور یہی ہمارا اسلام بھی کہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ پچھلے دو ماہ سے اس پر عمل ہو رہا ہے لہٰذا ایسا قانون بنایا جائے کہ آگے بھی اسی طرح عملدرآمد کروایا جائے۔ اس کورونا نے ہمیں اپنے گھروں میں رہنا بھی سکھا دیا ہے۔ اب شام سے پہلے ہر آدمی چاہتا ہے کہ میں سودا سلف لے کر گھر چلا جاؤں جس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ روڈ ڈکیتی کم ہو گئی ہے اور دوسرا شام سے پہلے ہم اپنے بچوں کے پاس گھروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ہم رات بھر جاگ کر برگر کھاتے اور پیسا ضائع کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک اچھا سبق ہے۔ اسی طرح یہ بھی مستقل ہو جائے کہ دکانیں فجر کے بعد کھلیں اور مغرب سے پہلے بند ہو جائیں کیونکہ لوگوں کی اپنی ضرورت کی چیزیں دن کے وقت خریدنے کی روٹین بن گئی ہے اور اگر اس پر ہماری حکومت عملدرآمد کروادے تو بڑا اچھا ہوگا۔ میرے کچھ بھائی ہنس رہے ہیں لیکن میں وہ باتیں کہہ رہا ہوں جو میرے دل میں ہیں اور یہ پاکستان کے حق میں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سچی باتیں کر رہے ہیں اس لئے continue رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ہمارا پٹرول اور بجلی بھی بچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہم جیسے لوگ رات کو جاگ کر عیاشیاں کرتے ہیں اس سے بھی چھٹکارا مل گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے ہماری خواتین نے سبق حاصل کیا ہے۔ پہلے خواتین ہمیں کہتی تھیں کہ کام کرنے والی رکھ دیں لیکن اب وہ کہتی ہیں کہ کام کرنے والی نہیں چاہئے کیونکہ ہم نے خود کھانا بنانا ہے اور خود ہی کپڑے دھونے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کورونا نے ہمیں اپنے اسلام کے قریب کیا ہے۔ اللہ کرے یہ کورونا کی مصیبت ٹل جائے لیکن میں جناب محمد بشارت راجہ کی موجودگی میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان ساری چیزوں کو طے کرے تاکہ آئندہ بھی ہمارے یہ معاملات اسلامی رواج کے مطابق رہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جناب خلیل طاہر سندھو! اُن کو بولنے دیں اور آپ اپنی باری پر بولئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! یہ کورونا بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے لیکن ہم اس کی احتیاط already کر رہے ہیں اور اس کی ٹریننگ ہمارے اندر پہلے ہی موجود ہے۔ اگر زکام کی وجہ سے میں جس گلاس میں پانی پیتا تھا تو دوسرے کو روکتا تھا کہ اس گلاس میں نہیں پینا اس لئے یہ کورونا بھی وہی چیز ہے اور اسی طرح کی ہی احتیاط ہے۔ الحمدللہ اس بیماری سے ہم بہت جلد چھٹکارا پائیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ میرا حلقہ پسماندہ ہے اور یقین کریں کہ پچھلے دس سال دوسری پارٹی کی حکومت رہی ہے جس کی وجہ سے میرا علاقہ محروم رہا ہے۔ انہوں نے اتنے فنڈز نہیں دیئے جتنے دینے چاہئیں تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ میں دو کالجز کی رپورٹ محکمہ تعلیم کی طرف سے بن کر آئی ہے جس نے forward بھی کیا ہے کہ سب تحصیل نورپور میں گرلز و بوائز کالج کی اشد ضرورت ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں تو مہربانی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے حلقے میں نہروں کی چھ ٹیلیں ہیں جن کو پختہ کیا جائے اور اس پر بھی process چل رہا ہے لہٰذا حکومت توجہ دے تو میرا علاقہ پانی سے سرخرو ہو سکے گا۔ ہمارے پاس نہری پانی ایک ایسی نعمت ہے جس کا ہم آبیانہ ڈیڑھ سو روپے دیتے ہیں لیکن چھ ماہ پانی حاصل کرتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے gift ہے۔

میری request ہے کہ بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔ اس کے علاوہ میرے علاقے کو کچھ نئی سڑکوں کی ضرورت ہے وہ بھی بنائی جائیں۔

جناب سپیکر! دوسرے ایم پی اے صاحبان کو جو فنڈز ملے ہیں ان کے برابر مجھے بھی دیئے جائیں تاکہ نئی سڑکیں بنیں۔ پرانی سڑکیں جو چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دَور میں بنائی گئی تھیں لیکن پندرہ سال سے ان سڑکوں کو repair نہیں کیا گیا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس مد میں بھی پیسے رکھے جائیں تاکہ سڑکیں repair ہو سکیں۔ باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں چھٹکارا دے اور اس کورونا نے جو ہمیں اچھے کام سکھائے ہیں اُن پر ہمیں اور حکومتِ وقت کو عملدرآمد کرنے کی توفیق دے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آمین۔ جناب سردار اویس خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور اپنی جماعت کا بھی مشکور ہوں کہ اس نے میری speech کے لئے recommend کیا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کی ہی اس میں achievement ہے اور اس میں سپیکر صاحب نے بھی ہمارے ساتھ کافی cooperate کیا ہے۔ حکومت کی complete lack of attention کی وجہ سے ہماری پارلیمان کا جو role ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا تھا اس لئے اپوزیشن نے اجلاس بلانے کے لئے ریکوزیشن دی جس کی وجہ سے ہم اس پارلیمنٹ میں بیٹھ کر پاکستان کے آج کل کے حالات پر contribute کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارا قومی فریضہ بھی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کو دیکھتے دیکھتے پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی اپنا اجلاس بلایا ہے تو میرے خیال میں ہمارے سپیکر صاحب کو بھی اس چیز کا credit جاتا ہے کہ جو انہوں نے ہمیں encourage کیا اور اپوزیشن جس میں تمام سیاسی جماعتیں ہیں، کی ریکوزیشن پر آج اجلاس ہوا۔ اللہ تعالیٰ کرے ہماری اسمبلی کا تمام سٹاف، ہم سب جو معزز ممبران اِدھر ہیں، ہمارے پریس کے اور میڈیا کے لوگ اور بیوروکریسی جو یہاں آتی ہے ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہم لوگ جس طریقے سے social distancing رکھ رہے ہیں اس کی وجہ سے اللہ

کرے جتنے بھی ہم precautions لے رہے ہیں اس کا ایک اچھا اور positive out come ہو اور کسی قسم کے حادثات نہ ہوں۔

جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کا جو کورونا positive ہوا ہے ہم ان کے لئے بھی مکمل طور پر دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام دوسرے patients کی طرح symptoms سے پاک رکھے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے دو معزز ممبران، ایک منسٹر اور ایک معزز ممبر نے اپنی speech کے اندر presentation دی جس پر میں ضرور at the outset comment کروں گا کہ ایک تو جناب عثمان احمد خان بزدار نے اپنے ضلع میں quarantine Houses بنانے کا اتنا بڑا جو credit دیا ہے۔ اگر حکومت کا کام صرف یہی credit لینے کا رہ گیا ہے اور اگر وہ لے رہے ہیں تو جناب عثمان احمد خان بزدار نے اپنے ضلع میں ایسی جگہ کے اوپر quarantine centre بنایا اور تفتان سے اٹھا کر زائرین کو یہاں لے کر آئے کہ جس ضلع کے حصے میں شاید جناب عثمان احمد خان بزدار نے کبھی پاؤں تک نہیں رکھا ہو گا۔ وہ مجھ غریب کا حلقہ ہے جو ائرپورٹ کے پاس ہے اور شاید جناب عمران خان کو receive کرنے کے لئے وہ آتے ہوں اس کے علاوہ وہاں ان کا آنا جانا کبھی نہیں رہا اس لئے اس دھرتی کے اوپر زائرین کو quarantine centre دینے کی absolutely not ان کی کوئی قربانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وہاں کے quarantine centre کے لوگ اور پنجاب کے مختلف quarantine centres کے لوگ جن کے حالات ویڈیو کے اوپر دکھائے گئے، اگر وہ سوشل میڈیا کے اوپر کوئی specially fabricated videos ہیں تو اس کا مجھے نہیں پتا لیکن جو videos ہم نے دیکھی ہیں یہاں لاہور کے ایکسپو سنٹر کی، تخت لاہور، پنجاب کا جو capital ہے اس کا ایکسپو سنٹر جس کی سوشل میڈیا کے اندر بڑی attention ہے۔ اس quarantine centre کے اندر جو حالات ہم نے سوشل میڈیا کے اوپر دیکھے ہیں تو وہ اس قابل نہیں ہیں۔ یہاں پر معزز منسٹر نے ملتان کی بات کی تو Foreign Minister of Pakistan نے خود، یہ بھی نہیں کہ فون کر کے ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو کہا ہے یا وزیر اعلیٰ کو complaint کیا ہو، وہ اتنی complaints کر چکے ہوں گے کہ جو publically میڈیا کے اندر ان کی آواز کی ایک دھاڑ نکلی

کہ خدا کا خوف کرو ملتان کے اندر ڈاکٹروں اور انسانوں کو کوئی خدا کے واسطے attention دو جس کی وجہ سے حکومت embarrass بھی ہوئی ہو گی کہ میرے ہی ایک I am sure Foreign Minister نے publically اس چیز کو admit کرتے ہوئے شور مچایا ہے۔ Publically شور اس جگہ مچایا جاتا ہے جب ایوانوں کے اندر کسی کی آواز کسی کو سمجھ نہ آ رہی ہو اور یہ ہوا بھی ہے۔ ساؤتھ پنجاب کے بڑے ہم شکر گزار رہے کہ انہوں نے quarantine centres اور زائرین کو host کیا لیکن ساؤتھ پنجاب کے صوبے کی جب بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ جاؤ بھاڑ میں جاؤ۔ ہر وقت قربانی کے لئے ساؤتھ پنجاب موجود ہوتا ہے۔ ہم پھر بھی قربانیاں دیتے رہیں گے اور کوئی issue نہیں ہے لیکن اس قسم کا portray کرنا کہ سب ٹھیک ہے، یہ معاملات کو بہتری کی طرف نہیں لے کر جائے گا۔

جناب سپیکر! کل ایک ٹی وی چینل پر بحث ہو رہی تھی کہ یہ پارلیمنٹیریز اکٹھے کیوں ہو رہے ہیں۔ ایک آئے گا اور کہے گا کہ "حکومت کی واہ واہ ہم نے یہ کیا اور اپوزیشن کہے گی کہ نہیں، نہیں تم نے کچھ نہیں کیا" یہ ہو گا۔ ہم لوگ یہاں پر جو آراء دے رہے ہیں، خواجہ سلمان رفیق نے دو دن پہلے جو speech کی تھی میں نے اس کا video clip بھی دیکھا تھا، جو باتیں یہاں ہو رہی ہیں وہ ایک positive sense کے اندر ہم کر رہے ہیں اور حکومت کو criticize اس لئے کر رہے ہیں کہ حکومت کے weak points کو identify کریں، ہم پاکستان کو بہتری کی جانب لے کر جائیں اور اپنے صوبے کو بہتری کی طرف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے ہاتھ ضرور بندھے ہوں گے 70 سال کے ظلم کے ساتھ جو اس صوبے کے اوپر شاید ان کے مطابق ہوا ہو گا لیکن آپ جو efforts کر رہے ہیں اس کے ساتھ compliments کریں ناں اس attitude کو، اس awareness کو اور اس seriousness کو جو حکومت اُلٹا یہ ادھر effort کر رہی ہے شاید یہ دن کے 24 گھنٹوں میں سے 18 گھنٹے کام کرتی ہوں گی، محنت کرتی ہیں، پریس کانفرنسز کر رہی ہیں، meetings کر رہی ہیں اور وہاں سے الٹا ان کی ساری چیزوں کے اثر کو زائل کر دیا جاتا ہے۔ ہر فون پر جو ring tone ہوتی ہے تو اس کے اوپر کیا آتا ہے "کورونا جان لیوا بیماری نہیں ہے۔" یہ کس نے کہا ہے کہ یہ جان لیوا بیماری نہیں ہے؟ کورونا سے کوئی اموات آج تک نہیں ہوئیں؟ پی ٹی اے کا جو recorded ایک پیغام ہے

وہ آپ کے stance کی مکمل طور پر نفی کرتا ہے۔ جناب عمران خان کے بیانات اس کی نفی پہلے کر چکے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ نوجوانوں کو تو یہ وبا ہوتی نہیں ہے، بے فکر ہو جاؤ اور دھڑا دھڑ بھاگو۔ نوجوان carriers ہیں اور نوجوانوں کی اموات بھی اس سے ہوتی ہیں۔ نوجوان asthmatic ہو کے جب گھر میں جاتا ہے اور اس کی بے چاری ضعیف ماں یا اس کا باپ جب خدانخواستہ اس سے infect ہونے کے بعد وہ فوت ہو جاتے ہیں تو اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟ اگر آپ لوگ بزرگوں سے اتنے تنگ آ گئے ہیں کہ انہیں گھروں میں رکھنا چاہتے ہیں اور نہ اولڈ ہومز میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ نوجوانوں کو free کر رہے ہیں کہ جاؤ انفیکشن لے کر آؤ اور کھلم کھلا پھرو۔ ٹائیگر فورس کے بڑے بڑے اجتماعات ڈیرہ غازی کے سوشل میڈیا کے اوپر آ چکے ہوئے ہیں جہاں ایک بھی precautionary measure کے بغیر سب لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں تو اس قسم کی irresponsible social behavior کے ساتھ آپ لوگ پاکستان جیسے ملک کو اس بیماری سے زیادہ دیر دور نہیں رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ labs کی اور tests کی جو availability ابھی تک ہے تو ضرور مگر capacity build کرنے کے اندر دیر لگے گی۔ میں نہیں کہہ رہا کہ آج ہیلتھ منسٹر صاحبہ ایسے جادو کی چھڑی پھیریں اور ہر روز کے ایک لاکھ ٹیسٹ پنجاب کی حکومت کرنا شروع ہو جائے لیکن جب آپ جانتے ہیں کہ پانچ ہزار ٹیسٹ روز کرنے کی جو سکت ہے یا جو آپ کے پاس capacity ہے وہ کافی نہیں ہے، WHO کے standards کے مطابق one percent of the population should have been sampled by now اور اس کے ٹیسٹ ہو جانے چاہئیں تھے for the last three four months we are into this big catastrophe لیکن اگر کسی وجہ سے capacity build نہیں ہو سکی، چلیں آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں، آپ کے پاس اتنی صلاحیت نہیں ہے، آپ کے پاس پلاننگ کرنے کی ability نہیں ہے، آپ کے پاس لوگوں کو موبلائز کرنے کی ability نہیں ہے، آپ لوگوں کی strategic thinking دیر والی نہیں ہے، دو دو مہینے دیر سے cabinet committees آپ form کرتے ہیں اور آج تک آپ اس چیز کو ایک serious issue کھڑا کرنے میں دو دو مہینے دیر سے سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ خود ایمان سے مجھے بتائیں کہ کیا حکومت وقت اور ہم سارے لوگ کورونا کو ایک serious issue portray کرنے میں کامیاب ہوئے؟ ڈیرہ غازی خان میں کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ سپیکر صاحب نے جو سپیشل کمیٹی بنائی تھی تو میں نے پہلے دن اس میں یہ عرض کیا تھا کہ عوام میں awareness نہیں ہے، آپ کے وزیر اعظم ایک دن اٹھ کر کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہے no issue اس سے ایک دم سارا معاملہ ٹھپ ہو جاتا ہے۔ ہم نے awareness create نہیں کی، ہم نے food centres کے اوپر جو رائے دی تھی کہ awareness کے وہ اچھے پوائنٹس ہوں گے۔ فوڈ سنٹرز دور دور بنے ہوئے ہیں اور ایک ہی سنٹر کے اوپر لوگ زیادہ جا رہے ہوں گے لہٰذا number of food centres بڑھائیں اور وہاں awareness create کریں۔ دیہاتوں کے اندر awareness نہیں ہے، urban areas کے اندر بھی نہیں ہے، کتنی awareness ہے، مجھے اس وقت پنجاب اسمبلی کے اندر awareness دکھائی دے رہی ہے اس کے علاوہ تو کہیں بھی awareness نہیں ہے۔ باہر جائیں اور آپ جا کر دیکھیں۔ چھوٹا تاجر بھی اٹھا ہے اور بڑا تاجر بھی اٹھ رہا ہے، وکیل بھی اٹھ رہا ہے، دکاندار بھی اٹھ رہا ہے اور کسان بھی اُٹھ رہا ہے "کائی شے نئیں۔" آپ ڈیرہ غازی خان کے حلقوں میں جائیں، جب بھی آپ اِدھر اُدھر جائیں، جانا تو نہیں چاہئے اگر بدقسمتی سے کوئی مجبوری کے طور پر جانا پڑتا ہے تو لوگ آ کر ہاتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب آپ انہیں سمجھاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ "جند اللہ کوں ڈیوٹی اے"، جند اللہ کوں ڈیوٹی اے ضرور لیکن precautions تو لیں۔ آج ہمارے ملک کے اندر کس کو پتا ہے؟ آپ کا lack of understanding میں اس وقت confusion کا ماحول ہے بالکل gear headed ہم اس معاملے میں خود ہیں اور نہ ہم نے اپنے ملک کو کیا ہے۔ ہمارے ڈاکٹروں کی protections نہیں ہے۔

جناب سپیکر! National spirit کی بات کی جاتی ہے تو کدھر ہے national spirit, National spirit? کیوں نہیں ہے؟ کیا National spirit اپوزیشن کی وجہ سے نہیں ہے اور اس وقت ملک کو lead کون کر رہا ہے؟ پرائم منسٹر آف پاکستان کر رہا ہے ناں۔ Provinces کو کون lead کر رہے ہیں؟ Chief Ministers کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کی national sprit کو create کرنے کی کوئی بات کبھی سنی ہے، کوئی attitude دیکھا ہے؟ آپ کو بتاؤں کیا attitude

Attitude یہ ہے کہ سرکاری ڈاکٹروں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف کی بھیجی ہوئی ڈاکٹروں کی protection kits آئے تو ان کو accept نہیں کرنا۔ نہ ان لوگوں کو آنے دو اور نہ ان کی kits کو accept کرو تاکہ اخبار یا سوشل میڈیا پر تصویریں نہ آجائیں کہ مسلم لیگ (ن) یہ کچھ کر رہی ہے۔ اس طرح سے ان کی projection ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات on the record رکھنا چاہوں گا کہ ایک ہوتی ہے اس وقت کی emergency situation میں crisis کو manage کرنا، It seems as if government is trying to do that لیکن وہ اپنی بہت بڑی weaknesses کے ساتھ کر رہی ہے اور صحیح نہیں ہو رہا ہے۔ اگر crisis manage کرنے کے ساتھ ساتھ اس قسم کے کورونا کے issues پر A Major strategic thinking process is initiated through capable nations and leadership. جس کے اندر اس کے post corona effects کو analyze کیا جاتا ہے۔ ایجوکیشن کے آئندہ کے معاملات کیا ہوں گے، ہیلتھ کے کیا ہوں گے، لاء اینڈ آرڈر کے کیا ہوں گے، ایگریکلچر پر اس کے کیا اثرات آئیں گے اور ہماری انڈسٹری کے اوپر کیا اثرات آئیں گے؟ پنجاب حکومت کے کتنے منسٹرز نے، میں وفاق کی بات نہیں کر رہا ہوں ماشاءاللہ آج قومی اسمبلی میں کافی بات چیت ہو گی پنجاب حکومت کے کتنے منسٹرز نے باہر آکر پریس کانفرنس کے ذریعے اپنی عوام کو بتایا ہے کہ اس معاملے سے میرے سیکٹر کے اندر یہ effect ہو گا نیز اس کو counter کرنے کے لئے اور آئندہ اس میں بہتری لانے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ بچار کر رہے ہیں، کیا آپ نے آج تک اس قسم کی کوئی بات سنی یا دیکھی ہے؟ نہیں دیکھی ہو گی۔

جناب سپیکر! کیا کسی ہیلتھ کے پارلیمانی سیکرٹری یا پبلک ہیلتھ کے کسی منسٹر نے باہر آکر کبھی یہ discussion کی ہے کہ اس وقت دنیا میں preventive healthcare system اور Teritiary healthcare system کی پوری strategy اور planning ہوتی ہے اس کے مطابق ان دونوں کا کتنا فرق دنیا میں واضح ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! کیا انہوں نے بتایا ہے کہ preventive healthcare جو پانچ ہزار گنا زیادہ سستا ہوتا ہے ایک بیمار کو بیمار ہونے دینے اور اس کے بعد اس کا علاج کرنے سے؟ Preventive Healthcare System سے کیوبا جیسی جگہوں میں کئی اموات روکی گئی ہیں اور اس قسم کے pandemic کو کنٹرول کیا گیا ہے۔ ?Prevention is their ابھی جناب احمد شاہ کھگہ نے speech میں کیا کہا؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ لوگ کم ملے ہیں جو بہت اچھا ہوا ہے۔ آپ کے پی ٹی آئی کے law makers اس on the floor of the House پر کہہ رہے ہیں کہ کم ملنا، movement کو restrict کرنا، حدود میں رہنا، اس کے خلاف precautions لینا اور prevention کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اچھا ہوا ہے۔ ہم بھی ان کی اس بات سے agree کرتے ہیں لیکن حکومت کہہ رہی ہے کہ لاک ڈاؤن کو ease off کر دو، لاک ڈاؤن کرو ہی نہ، صرف سمارٹ لاک ڈاؤن کرو۔ آپ کے اپنے law makers اور حکومت کے درمیان major قسم کا disconnect ہے۔ اس disconnect کو دیکھیں اور ان پر ضرور غور کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اندر جو ڈیٹا آرہا ہے میں agree نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ڈیٹا بہت misleading اور غلط ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے ابھی خود کہا ہے کہ رپورٹ ہونے کے بعد جو negative cases آرہے ہیں اور جو ٹیسٹنگ ہوتی ہے اس رپورٹنگ سسٹم کے اندر up to 30 percent کا margin ہوتا ہے۔ آپ ٹیسٹ کروائیں negative آئے، آپ clear ہو جائیں، دھوتی باندھ کر دھڑلے سے پھرتے رہیں اور لوگوں کو کہیں کہ تو میرے پاس آ مجھ سے جھپی مار اور میں بھی مارتا ہوں جب اس کا کسی اور لیب سے ٹیسٹ کروایا جائے یا آٹھ دس دن بعد ٹیسٹ کروایا جائے وہ ٹیسٹ positive آجائے تو پھر اس پر کیا بیتے گی؟

Minister of Health Punjab stating on the floor of the House during the Question Hour, and actually saying that there is a 30 percent margin of error in the negative tests that are coming out in corona and still depending on that data and easing of the lockdown is the most

criminal act that the Government should not have ever done. I would like to state on the floor of this House.

جناب سپیکر! ان چیزوں کے باوجود جہاں every day آپ کے number of cases اوپر جا رہے ہوں یہ اس margin of error کی consideration کے باوجود بھی situation کو ease off کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ پلیز آپ اس لاک ڈاؤن کو ease off کرنے کے معاملات کو reconsider کریں۔ ہمیں شاید ایک مکمل لاک ڈاؤن کی طرف جانا پڑے۔

جناب سپیکر! اگر آپ ابھی ease off کریں گے جبکہ اس نے peak out بھی نہیں کیا تو اس سے pandemic proliferation ہوگی اور you cannot understand کہ اس سے ہمارے اوپر کیا کیا repercussions آئیں گے۔ ہمارا اس وقت جو stimulus to the economy ہے، آپ نے مہربانی کر کے بجٹ کا بھی ذکر کیا ہوا ہے، معاف کریں میں بجٹ پر prepare ہو کر نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں صرف کورونا سے related جو اقدامات کئے گئے ہیں ان پر بات کروں گا جو economy سے related ہیں۔ ابھی جناب عمران خان نے پاکستان کے اندر construction industry کو بہت بڑا package دیا ہے۔ ان کی black money کو بھی white money کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ ذرا سوچ دیکھیں۔ حفیظ شیخ جو Advisor of Finance ہے وہ اسلام آباد میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ اس دفعہ ہماری economy negative 1.7 percent grow کرے گی۔

جناب سپیکر! مطلب یہ ہے کہ اس دفعہ economy grow نہیں ہوگی بلکہ recession کی ہوگی اور ہمارا 1.7 percent growth rate - ہوگا۔ وہ کہتا ہے کہ شکر کرو کہ ایگریکلچر سیکٹر پاکستان کا ایک strong sector ہے جو ہماری economy کا ایک بہت بڑا percentage ہے جس کی وجہ سے یہ 1.7 percent- ہے ورنہ شاید 2.5 or -3 percent- سے تو ہماری recession ہو رہی ہوتی۔ وزیراعظم construction industry پر چھوٹ دیتا

ہے اور کہتا ہے کہ کالونیاں بناؤ اور گھر بناؤ۔ ٹھیک ہے construction انڈسٹری کو ضرور سپورٹ کریں لیکن ان میں اتنی عقل نہیں ہے کہ اریگیشن جو ایگریکلچر کا backbone ہے جو پاکستان میں سب سے searce source ہوتا جا رہا ہے جب یہ pandemic بنے گا تب ہماری قوم انشاء اللہ اٹھے گی جو warnings مل رہی ہیں اس سے نہیں اٹھ رہی ہے۔ اریگیشن کے سیکٹر میں 20 percent rate of return آپ investors کو assure کیوں نہیں کر سکتے؟ وہ آکر construction کرے جس طرح IPPs کو کیا جاتا تھا۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں جو laek of thinking and strategy of the government کو سامنے لے کر آتی ہے۔

جناب سپیکر! اب لوگ حکومت پر believe نہیں کر رہے ہیں۔ پلیز! حکومت اپنی credibility بنائے۔ حکومت آئی اور کہا کہ یہ سب بے ایمان ہیں ان کو نیب کے اندر ٹھوک دو۔ میر الیڈر آف دی اپوزیشن میاں حمزہ شہباز 334 دن ہو گئے ہیں وہ اندر ہیں۔ اس کو بے ایمان کہا گیا اس کا کیس تو بنا لو۔ اس طرح credibility کم ہوتی ہے۔ آپ کی credibility اس وقت کم ہوتی ہے جب آپ claim کرتے ہیں کہ میری ایک کال پر 200- ارب ڈالر expat Pakistanis invest کرنا شروع ہو جائیں گے اور اگر وہ نہیں کرتے تو اس طرح credibility low ہوتی ہے۔ جب آپ نے COVID-19 فنڈز جس کی گورنمنٹ نے campaign چلائی اور وزیر اعظم خود الیکٹرانک میڈیا پر آئے۔ کیا آپ مجھے اعداد و شمار دے سکتے ہیں کہ حکومتی اداروں نے جو اس کے اندر contribute کیا ہے اس کے علاوہ کتنا پیسا اکٹھا ہوا ہے؟ credibility نہیں رہ گئی۔ جب آپ South Punjab کا صوبہ بنانے کا کہتے ہیں اور سو دنوں میں نہیں بناتے اور دو سالوں میں نہیں بنا پاتے تو آپ کی credibility low ہو گی۔ جب آپ ماضی کے اندر کہہ چکے ہوتے ہیں کہ جب مودی وزیر اعظم بنے گا تو کشمیر کے حالات بہت اچھے ہو جائیں گے اور اس کے بعد جب وہ الٹا ہوتا ہے تو آپ اپنی credibility lose ضرور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی لئے اب جو آپ بات کر رہے ہیں کہ کورونا وائرس سے کچھ نہیں ہو گا، ease off ہو جاؤ، باہر نکل جاؤ، آزاد ہو جاؤ اور سمارٹ لاک ڈاؤن کو بھی ختم کر دو تو لوگوں کے اندر آپ کی مزید credibility ختم ہو گی جب خدانخواستہ حالات بدتری کی طرف جائیں گے۔ آج میرے ڈاکٹرز protected feel نہیں کر رہے بلکہ ہم لوگ خود protected feel نہیں کر رہے

اس لئے اکثر لوگوں نے اپنے آپ کو گھروں کے اندر confine کر رکھا ہے۔ یہ معاملہ زندگی اور موت کا ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اسد عمر خود state کرچکا ہے two crore people are going to go below the poverty line i.e further twenty million peoples. وہ کہے چکے ہیں کہ unemployment ڈیڑھ کروڑ لوگوں سے بڑھے گی۔ اس کو کس طرح آپ لوگ manage کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پنجاب حکومت اس کے اندر کیا کر رہی ہے؟ 12 ہزار روپے تین مہینے کی installment دے دینا ان کو minimum support تو ضرور دے دے گا لیکن اگر اس کو آپ بار بار inject کرتے رہیں گے تو وہ لوگوں کو خود کفیل اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی بجائے ultimately ان میں بھیک کی عادت پیدا کی۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں ایک nation کے mindset کے اندر مختلف اوقات پر، اگر آپ emergency intervention کے بجائے ان کو ریگولر intervention کر دیں تو اس کی وجہ سے لوگوں کا mindset change ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے چاہے آپ اس پر سبحان اللہ کہیں یا۔۔۔

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری! کافی لوگ انتظار کر رہے ہیں پلیز! wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ کہ آپ نے اتنی دیر سے مجھے برداشت کیا۔ یہ بڑے key اور major issues ہیں۔ پلیز ہمیں اس سیشن کے آخر تک کم از کم یہ چیزیں ضرور نکالنی چاہئیں اور conclude کرنا چاہئے کہ ہم لوگوں کو تمام key centres identify کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ابھی propse کر دیتا ہوں کہ ہمارے ایجوکیشن، انڈسٹری، ہیلتھ، ایگریکلچر سیکٹر، پانی کے conservation کے سیکٹر اور ایک دو اور سیکٹر جو population control ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ ان چھ سات سیکٹر کے اوپر آج کل پوری دنیا recession میں

جاری ہے اور ہمارے ملک پر کورونا کا جو اس post era کا impact ہوا ہے our thinking be different from another world will۔

جناب سپیکر! لوگ کہتے ہیں کہ کورونا کے اندر ایک سال تک یہ حالات extend کریں گے ان حالات کے اندر اپوزیشن اور گورنمنٹ سے میں اپیل کرتا ہوں یہ پنجاب اسمبلی کے level پر، یہ وفاق والے کریں نہ کریں یہ ان کی مرضی ہے۔ پنجاب کے level پر سپیکر صاحب بے شک اس چیز کو چیئر کر لیں گورنمنٹ اور اپوزیشن کو اکٹھے بٹھا کر ان چار پانچ key سیکٹرز پر غور وخوض کریں لیکن بدقسمتی سے کمیٹی سسٹم تو ماشاءاللہ اس اسمبلی کے اندر ہے ہی نہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو سال سے بند کیا ہوا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ ہوتی نہیں ہے۔ پبلک اکاؤنٹس جو پارلیمانی احتساب کا سب سے بڑا ادارہ ہے وہ تو بے چارہ ملتا نہیں ہے۔ ادھر احتساب کی باتیں ہوتی ہیں تو وہ کم از کم ایک سپیشل کمیٹی قائم کریں جس پر ہم سب agree کریں۔ ان چار پانچ سیکٹر پر گورنمنٹ اور اپوزیشن کو بیٹھ کر پوسٹ کورونا، اس کا impact کیا ہے افسر صحیح آکر بتائے اور ہم بھی اپنی ریسرچ کے مطابق بتائیں گے اور آئندہ کیا اقدام اس پر اٹھانے چاہئیں۔ یہ کم از کم ہمیں اس سیشن سے extract کرنا چاہئے تاکہ جو پریس بیٹھی ہوئی ہے، جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کم از کم ہمیں یہ نہ کہیں کہ چار دن آئے اور گپ شپ مار کر چلے گئے۔ ہم لوگ criticize کرتے رہ گئے اور وہ اپنی تعریفیں کرتے رہ گئے ہیں تو یہ وہ زمینی حقائق تھے جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی۔ بطور criticism نہیں کی بلکہ national spirit کے طور پر کی ہے اور پلیز ان چیزوں کو recognize کریں۔

جناب سپیکر! ایک چیز میں اپیل کروں گا جو کہ بہت اہم ہے prevention and precaution اس کے علاوہ اس چیز کا کنٹرول کرنا کسی ہیلتھ منسٹر کے بس کی بات ہے اور نہ ہی کسی بھی ہیلتھ کیئر سسٹم کے بس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمدللہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وخاتم المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اَجمعین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے اس اہم اجلاس میں مجھے موقع دیا۔ پارلیمانی لیڈران کے اجلاس جو سپیشل کمیٹی محترم جناب پرویز الٰہی نے ترتیب دی۔ اس میں گاہے بگاہے ویڈیو لنک کے ذریعے منعقد ہوتے رہے اور ان اجلاس کے بعد بالآخر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ہمیں ہاؤس کے اندر پری بجٹ کے حوالے سے احتیاطی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک سیشن منعقد کرنا چاہئے۔ آج کے اس سیشن کے انعقاد پر محترم جناب پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے یہ بہترین اقدام اٹھایا اور حفاظتی اقدامات کو ممکنہ طور پر پورا کرنا پنجاب اسمبلی کے ذمہ داران نے جو بیڑہ اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارا ملک اور بالخصوص پنجاب ایک طرح کے نہیں بلکہ کئی طرح کےchallenges میں گھرا ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بے موسمی بارشیں، میرا جھنگ گندم کی پیداوار کے اعتبار سے پنجاب کا تیسرا بڑا ضلع ہے اور وہاں پر کسانوں کے لب خشک ہو چکے ہیں اور ان کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ فصل بالکل تیار ہے اور فصل تیار ہونے کے بعد بے موسمی بارشیوں کا ان کو سامنا ہے اور صبح اُٹھتے ہیں تو اپنے تیار کھیتوں کو اس طرح اجڑتا ہوا دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ہماری ضلعی انتظامیہ پکار پکار کر یہ کہتی ہے کہ ہم ٹڈی دل کے مقابلے میں عاجز آ چکے ہیں۔ اٹھارہ اٹھارہ کلومیٹر کا ایک لمبا جلوس ٹڈی دل کی شکل میں نکلتا ہے اور وہ نہ جانے کہاں سے کہاں تک ہمارے اشیاء خوردونوش کے ان لہلہاتے کھیتوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور نتیجتاً آج تو کسان ہاتھ مل رہا ہے۔ خدانخواستہ یہی سلسلہ چلتا رہا تو آنے والے وقت میں ہم ملک میں شاید روٹی پوری کرنے سے بھی عاجز آ جائیں لیکن اس طرح کی صورتحال میں جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں دو باتیں بڑی واضح نظر آتی ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو بچہ سکول میں نہیں جاتا اس کے لئے سکول کے احکامات کو ماننا لازم نہیں ہے لیکن جو بچے سکول میں جاتے ہیں اس کے لئے اصول ضابطے کچھ اور ہیں اور اس بچہ کا بہتر پوزیشن پر پہنچنے کے لئے ان ضابطوں کو follow کرنا ضروری ہے۔ ہم پہلے مرحلے میں کیا دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے مرحلے میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جس قوم کے اوپر یہ ٹڈی دل، جس قوم کے اوپر کورونا اور جس قوم کے اوپر بے موسمی بارشوں کا یہ عذاب نازل ہوا ہے کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو دھڑلے کے ساتھ کئی دہائیوں سے سود کھا رہے ہیں، کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے پچھلا بجٹ بھی ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے کے بعد سود فری بجٹ نہیں لا سکے کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو آنے والا بجٹ بھی سود فری بجٹ بنانے کی کوشش نہیں کر رہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے کہ "اگر تم سود کی خرید و فروخت سے اور سود کے مال کھانے سے اپنے آپ کو جدا نہیں کرتے" تو محترم قرآن نے کہا کہ پھر تیار ہو جاؤ امریکہ تمھارے ساتھ جنگ کرے گا۔ قرآن یہ نہیں کہتا کہ اگر تم سودی لین دین سے رُک جاؤ تو پھر اس کے بعد تمھارے ساتھ یورپ کی NATO افواج آئیں گی اور وہ جنگ کریں گی۔ قرآن کہتا ہے کہ:

ترجمہ آیات: اگر تم سودی لین دین اور کاروباری سے اپنے آپ کو نہیں روکتے تو پھر قرآن کا واضح اعلان ہے کہ "اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ اعلان جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے اپوزیشن کے دوستوں اور حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کی وساطت سے آپ سے یہ مطالبہ کرنا چاہوں گا کہ براہ کرم ریاست مدینہ کا نعرہ لگا کر آج جو حکومت براجمان ہے 21-2020 کے بجٹ کو سود فری بجٹ کے طور پر لائے تاکہ کم از کم اس جنگ زدہ ماحول سے نکل سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں زبانی لیکن احباب کی تائید کے ساتھ یہ قرارداد آپ کی میز پر رکھنا چاہتا ہوں جو پرائیویٹ سود ہیں ہمیں اس کو ایک حکم کے ساتھ ہٹا دینا چاہئے چونکہ جب تک سیز فائر نہیں ہو گا اس وقت تک ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وطن عزیز جو کلمہ کے نام پر بنا جس میں ہم نے سود کے حوالے سے بات کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ کی ناراضی ہے۔ جس کلمہ کے نام پر یہ ملک بنا مجھے کہتے ہوئے دکھ اور

افسوس ہوتا ہے کہ اسی دھرتی کے اندر ناموس رسالت ﷺ جیسے مقدس ترین عنوان پر آئے دن قادیانی مختلف راستوں سے حملہ کرتے ہیں۔ کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ Federal Cabinet کے اندر وہ مسئلہ زیر بحث آتا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ جیسے مقدس عنوان پر اُس طبقے کو جو پاکستان کے آئین کو نہیں مانتا کہا جاتا ہے کہ قومی اقلیتی کونسل کے اندر ان کو بٹھالیا جائے۔

جناب چیئرمین! جو طبقہ میرے ملک کے آئین کو نہیں مانتا، باقی تمام باتیں اپنی جگہ جو میرے نبیؐ کو آخری نبی نہیں مانتا، جو میرے نبیؐ کے ماننے والوں کو مسلمان تصور نہیں کرتا، جب ہم اس ملک کے اندر قادیانیوں کو اقلیتی کمیشن کے اندر بٹھانے کی باتیں کریں گے اُس وقت پھر آپ کون سے کورونا سے بچنے کی باتیں کر رہے ہیں؟ اُس وقت پھر کون سے ٹڈی دل کے سپرے کے ذریعے سے آپ خاتمہ کریں گے، کون سا وہ وقت آئے گا جب ہم اس کو سمجھیں کہ ہم نبی ﷺ کی عزت پر compromise کر کے معاشی طور پر ترقی کر جائیں گے۔ کبھی بھی نہیں ہو سکتا، ہمیں کوشش کرنی چاہئے محمد کریم ﷺ کی غلامی کے اندر وہ قدم آگے بڑھائیں کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ ہو پروا نہیں لیکن محمد کریم ﷺ کی غلامی کے لئے ہم آخری سانس تک آگے چلے جائیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں وزیر اعظم پاکستان نے اور وزیر مذہبی امور پیر نور الحق قادری نے اس حوالے سے جو واضح بیان دیا یہ صرف اُن کی ذات کی آواز نہیں یہ قوم کی آواز ہے۔ آپ نے کورونا کی وجہ سے لوگوں کو گھروں میں بند کیا لوگ فاقہ زدہ ہیں، میں پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں میرے علاقے کے غریب اور ریڑھی چلانے والے، چھابڑی اُٹھانے والے کی جو آواز ہے وہی پورے ملک کی آواز ہے۔ آپ 12 ہزار روپے واپس لے لو کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ ہمیں کھانے کے لئے روٹی نہ دیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی قسم میرے نبیؐ کی عزت کا پہرا آپ دیں ہم بھوکے پیٹ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے ceasefire کرنا ہے، ہمیں سب سے پہلے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے کی جانے والی اس جنگ سے اپنے آپ کو نکالنا ہے۔ جب تک ہم اس جنگ سے اپنے آپ کو نہیں نکالتے یہ حالات بہتری کی طرف نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات آج بائیس کروڑ لوگ یہاں پریشان ہیں میں تمام بائیس کروڑ لوگوں کے سیاسی نمائندوں سے اور بائیس کروڑ لوگوں سے اس ایوان میں پوچھنا چاہتا ہوں آپ تکلیف میں ہیں، آپ کے بچے بھوکے اور پیاسے ہیں، آپ دوائی کے لئے ہسپتال نہیں جاسکتے لیکن ذرا بتائیں ایک سال کے قریب کا عرصہ جن کشمیر کے بہن اور بھائیوں کے ساتھ جو ہوا پاکستان سے لے کر ٹرمپ تک اُن مسلمان بہنوں اور بھائیوں کا اور میرے نبیؐ کے اُن امتیوں کا کس نے ساتھ دیا؟ جب کشمیر کے لئے کوئی نہیں اُٹھا اللہ نے ایسا عذاب نازل کیا کہ پوری دنیا اس وقت اس اذیت میں مبتلا ہے جس اذیت میں میرے کشمیر کے بھائیوں کو رکھا گیا تھا ہم نے اُن کے لئے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے اُن کے لئے کہا کہ ہم ہر جمعہ 12:00 بجے سے 12:30 بجے تک نکلیں گے، ہم نے اُن کو کہا کہ ہم آپ کے لئے صرف اسلام آباد کی شاہراؤں پر یا لاہور کی شاہراؤں پر آواز اُٹھائیں گے۔ آج پتا چلتا ہے جس گھر میں دوائی نہیں ہوتی تو کشمیر کے بزرگ کا گزارا کیسے ہوا ہو گا۔ آج پتا چلتا ہے کہ جب بچے گھر میں بند ہوتے ہیں تو کیفیت کیا ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر دہراؤں گا ہمیں سب سے پہلے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ جو ہم نے جنگ کا اعلان کیا ہے ہمیں 2020-21 کے بجٹ کو سود فری بجٹ کے طور پر لانا چاہئے تاکہ کم از کم ہم اس جنگ سے نکل سکیں۔

جناب چیئرمین! میں پارلیمانی لیڈر ہوں میرے خیال میں میرے دو منٹ زیادہ ہوں گے۔ میں بجٹ کے حوالے سے جو بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ ٹیکس کولیکشن کے ذریعے اپنے خزانے کو بھر کر اپنا نظام چلانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت نے ماضی میں جو کوششیں کیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ناکام کوششیں ثابت ہوئیں اور اس وقت بھی جو حکومت کوشش کر رہی ہے اُس کے اندر بظاہر کوئی زیادہ سنجیدگی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! میری رائے کے مطابق ہمیں ٹیکس کا بوجھ عوام پر ڈالنے کی بجائے، ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم حکومتی سطح پر ایسے بزنسز پیدا کریں جن سے ہمارا revenue generate ہو اور ہم زیادہ سے زیادہ اپنے revenue کو اپنے کاروبار سے بڑھا کر لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کر سکیں کہ ہم جب لوگوں کے اوپر ٹیکس لگاتے ہیں اُس کی شرح اتنی زیادہ ہوتی ہے تو

لوگ دینے سے بھاگ جاتے ہیں۔ آپ یا تو اُس کی شرح کو اتنا کم کریں کہ لوگ دیتے وقت حکومت سے اپنی جان نہ چھڑائیں۔

جناب چیئر مین! کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک کو جب خیراتی ممالک کی نظر میں دیکھا جاتا ہے تو پہلے نمبروں میں آجاتا ہے لیکن ہمارے ہی ملک کے لوگ جب ٹیکس چوروں کی لسٹیں نکالی جاتی ہیں تو بھی پہلے نمبروں پر آجاتے ہیں۔ اُس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت کے اوپر لوگوں کا اعتماد نہیں ہے حکومت اپنی کارکردگی سے لوگوں پر اعتماد واضح کرے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پچھلے بجٹ میں human development کا وعدہ بھی کیا گیا اور بجٹ کو paradigm shift کے طور پر سامنے لایا گیا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ گزشتہ عرصے کے اندر ہمیں اس paradigm shift کے نظائر دیکھنے میں نہیں ملے۔

جناب سپیکر! میرا یہ مطالبہ ہوگا کہ جو ہم نے paradigm shift اور human development کے حوالے سے ایک بات کی تھی اُس پر ہمیں کوشش کرنی چاہئے نئے لوگوں کو ساتھ ملائیں اور نئی حکمت عملی مرتب کریں تاکہ ہم اس کو بہتر طور پر آگے لے کر چل سکیں۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ کے اندر یہ بات کی گئی کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت حکومت باز policies کو سامنے لائے گی اور جاری رکھے گی لیکن میں نے دیکھا کہ اس طرح کے بھی منصوبے بہتر طور پر سامنے نہیں لائے گئے اور اگر کسی جگہ سامنے آئے ہوں تو کم از کم میرا حلقہ اُن سے خالی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بات بڑے شکوہ سے کہوں گا میری اس بات سے وزیر اعظم جناب عمران خان بھی ناراض نہ ہوں، میری اس بات سے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار بھی ناراض نہ ہوں پچھلی حکومت میں ہم نے یہ سنا کہ جو آتا ہے وہ تخت لاہور کی طرف جاتا ہے میں جھنگ سے آزاد حیثیت میں جیتا ہوں، میں اپنی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر رہوں، ہم نے پچھلے عرصے میں یہ سنا جو آرہا ہے تخت لاہور کو جارہا ہے اب ایک بات پورے پنجاب میں عام ہے جو آرہا ہے میانوالی میں جارہا ہے یا ڈیرہ غازی خان میں جارہا ہے۔ مجھے بتائیں میرا کیا قصور ہے؟ ستر ہزار ووٹ لے کر ہم یہاں تک پہنچے میں کہتا ہوں حکومت اپنے ضروری اخراجات کو کم کریں لیکن ہم کسی کی تعلیمی ضروریات کو اخراجات کا بہانہ بنا کر روک نہیں سکتے، ہم ہسپتال کے معاملات کو نہیں روک سکتے۔

جناب سپیکر! میر امطالبہ ہے ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے جس کے بجٹ کے لئے صرف ایک تہائی حصہ مقرر کیا گیا ہے یہ ناانصافی ہے اور ہمارے جھنگ کے ہسپتال کے ساتھ بھی اسی طرح کے واقعات ہونے جا رہے ہیں تو میری یہ درخواست ہو گی کہ یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے اور ہمارے ہیلتھ سیکٹر کے لئے ایک تہائی کی رقم ہرگز مختص نہ کی جائے کم از کم اُس کے اندر اضافہ کیا جائے۔ اسی طریقے سے یہاں ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے بات کی ہمارا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلنے والا PEF سکولز کا جو منصوبہ ہے یہ ایک بہترین مثالی منصوبہ ہے لاکھوں بچے اس کے اندر زیر تعلیم ہیں۔ میں کہتا ہوں خوبیاں خامیاں ہر جگہ پر ہوتی ہیں ہمیں اس کے لئے فنڈز بھی مختص کرنے چاہئیں اور اس منصوبے کی ہمیں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا جو اس وقت COVID-19 کی صورتحال ہے صرف پنجاب اور وفاق نہیں پوری دنیا معاشی لحاظ سے اعداد شمار کو نئے سرے سے ترتیب دینے میں مصروف ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر decentralize economy کی طرف لے جائیں تو یہ اسلام کے بھی قریب تر ہے اور سرمایادارانہ نظام کا خاتمہ بھی بہتر طور پر اسی شکل میں ہو سکتا ہے ہمیں اس کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آخری اور اہم بات مجھے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ اس وقت جو ہمارا ملک کورونا زدہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے خطرہ اس بات کا ہے کہ ہمارا جو سی پیک ہے وہ کہیں متاثر نہ ہو جائے، ہمیں صوبائی حکومتوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے عزم کو دہرانا چاہئے اور سی پیک یہ واحد منصوبہ ہے جس کو مکمل کر کے ہم new world order میں ہم اپنا نام بھی لکھوا سکتے ہیں اور اپنے آنے والے معاشی پلان کو بھی بہتر طور پر آگے لے کر چل سکتے ہیں میں آپ کا شکر گزار ہوں آپ نے مجھے موقع دیا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہوں اور اپنے حلقے کی عوام کی طرف سے کہ انہوں نے ایکinitiative لیا اور آج پنجاب اسمبلی میں ہم سب تمام ایس او پیز کو پورا کرتے ہوئے عوام کے مسائل پر اور اسcorona diseaseپر آپس میں بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! درخواست ہو گی کہ جس طرح بڑی محبت سے آپ نے سب کی باتیں سنُی ہیں میں بھی آپ سے عرض کروں گا تو میری بھی باتیں اُسی محبت اور شفقت سے سنیئے گا۔ جب اس بیماری جس کو دنیا میںCOVID-19اور ہم کورونا کہتے ہیں دسمبر کےendمیں جب یہ چائنا میں بڑی تیزی سے پھیلی اور پھر جنوری میں امریکہ سمیت دوسرے ملکوں میں پھیلی تو ہم سب کو اس چیز کا پوری طرح سے یقین تھا کہ یہ جو ایشو پھیل رہا ہے آہستہ آہستہ چونکہ ہمارا بارڈر چائنا کے ساتھ ہے اس نے کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی طریقے سے پاکستان آنا ہے اور مجھے یاد ہے اُس وقت بار بار یہ کہا جاتا تھا کہ الحمدللہ تمام تر انتظامات مکمل ہیں اور بڑے بہترین ہیں۔Airportsپر scanners آگئے ہیں اور کوئی بھی بندہ جو وائرس لے کر آئے گا۔ وہ وہیں پرtrack ہو گا اور وہیں سے quarantineکیا جائے گا پھر آپ نے اور پوری قوم نے دیکھا کہ ووہان کے سٹوڈنٹس کے والدین چیختے رہے لیکن ہم سب نے اس فیصلے کی اس لئے تائید کی کہ ایک فیصلہ جس کو تمام شعبوں پر یکساں لاگو کیا گیا تھا اس پرdisciplineکے تحت پابندی کی جارہی ہے اور کسی سٹوڈنٹ کو وہاں سے نہیں نکالا گیا کہ کہیں وائرس پاکستان میں نہ آجائے۔ پھر کیا ہوا کہ ایک طرف ووہان کے سٹوڈنٹس کے والدین چیخ رہے تھے اور ان کی آہ وبکا پر توجہ نہیں دی گئی اور دوسری طرف تفتان بارڈر سے اس طرح بغیرscanningکے لوگوں کو آنے دیا گیا جس طرح کوئی مذاق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آج جس اذیت کو آپ، ہم، منسٹر صاحبہ سمیت جو دوسرے لوگ بھگت رہے ہیں اس کا آغاز بہر حال تفتان بارڈر سے ہوا ہے۔ زائرین کا کوئی قصور نہیں کیونکہ انہوں نے تو نہیں کہا کہ آپ ہمیں بغیر کسیSOPکے یہاں سے نکال دیں حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ جنہوں نے تفتان بارڈر پر انتظامات نہیں کئے جن لوگوں نے ان زائرین کو بغیرscreeningکے وہاں سے

گزارا ان کی نشاندہی کی جاتی تو کیا ان لوگوں کی نشاندہی کی گئی تو قوم آج یہ جاننا چاہتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے آج معاشی بحران کا اژدھا ہمیں ڈس رہا ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان کو COVID-19 کے ساتھ ساتھ دیگر جو بدترین قسم کے معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ COVID-19 نے تو بہر حال ان کو بہانہ دے دیا ہے ورنہ ویسے بھی انہوں نے اللہ کے فضل سے ہمارا بیڑا غرق ہی کیا ہوا تھا لہٰذا عرض یہ ہے کہ ذمہ داران کی نشاندہی ضرور ہونی چاہئے۔ اس وقت COVID-19 سے متعلقہ جتنی بھی چیزیں ہیں ان کو gear up کیا جائے اور ان کو پورا کیا جائے جن میں سب سے basic چیز ماسک ہے جو کہ آپ اور ہم سب پہنتے ہیں اس ماسک کے حوالے سے 30- جنوری کو فیڈرل گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ ماسک اب export نہیں کئے جائیں گے تو پھر کیا امر مانع تھا کہ آپ نے ٹھیک آٹھ دن بعد آٹھ یا چھ مخصوص کمپنیوں کو ماسک export کرنے کی اجازت دے دی۔

جناب سپیکر! یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ ایک طرف آپ 30- جنوری کو پابندی لگا رہے ہیں جو کہ بڑا اچھا اقدام تھا کہ پہلے ملکی ضرورت پوری ہونی چاہئے اس کے بعد export کیا جاتا۔ شنید یہ ہے میں کسی پر الزام نہیں لگاتا کہ ظفر مرزا صاحب کے ذاتی interest کی وجہ سے ان چھ یا آٹھ کمپنیوں کو ماسک export کرنے کی اجازت ملی۔ ہمارے ڈرگ انسپکٹرز کا بھلا ہو جو کہ بے چارے فیلڈ میں گئے ان سے بہت سارے اداروں نے رابطہ بھی کیا اور محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ڈرگ انسپکٹر جن سے کبھی منسٹر صاحبہ ملی بھی نہیں تو میری منسٹر صاحبہ سے درخواست ہے کہ ان سے مل کر ان کو شاباش ہی دے دیں۔ انہوں نے فیلڈ میں جا کر دن رات محنت کر کے نہ صرف ماسک available کروائے بلکہ sanitizer available کروائے اور فوری طور پر اس کی manufacturing شروع کروائی جو اچھا کام ہے میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحبہ سے درخواست ہو گی کہ ان کو ضرور مل لیں کیونکہ وہ بھی آپ کی منسٹری میں ہی آتے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور مذاق اس ملک کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ایف بی آر ایک نوٹیفکیشن کرتا ہے جس کا نمبر 235 ہے اور 20- مارچ کو یہ نوٹیفکیشن کیا جاتا ہے اور اس میں ایک لسٹ دی جاتی ہے کہ یہ کورونا related چیزیں ہیں لہٰذا ان پر duty exempt ہو گی اور اس میں جو چیزیں شامل کی گئی ہیں آپ ان کو examine کروالیں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو دیکھے کہ اس میں کتنی ایسی چیزیں ہیں جن کا کورونا سے کوئی تعلق ہی ہیں بنتا اور سب سے ضروری چیز تھرمل گن جس سے ٹمپریچر چیک کیا جاتا ہے اور کورونا کی سب سے بنیادی چیز وہ gun ہے اور اللہ کے فضل سے اس کو اس میں شامل ہی نہیں کیا گیا اور لاہور ڈرائی پورٹ پر ہفتوں وہ consignments ذلیل وخوار ہوتی رہیں اور پھر کسٹم حکام نے مال پانی اندر کر کے بڑی مشکل ان کو اجازت دی تو اس کو بھی دیکھنا چاہئے کہ آپ کو ایک چیز کی ضرورت ہے اور آپ اس پر ڈیوٹی فری نہیں کر رہے تو پھر وہ کون لوگ ہیں جن کے لئے وہ اتنی لمبی items کی لسٹ تھی جن کو ڈیوٹی فری کیا گیا اور اس میں گڑبڑ کی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ pandemics آتی ہیں اور میں یہ بات بالکل clear cut کہوں گا کہ جب epidemics آتی ہیں تو کوئی بھی گورنمنٹ اس کا تن تنہا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مجھے آج بھی یاد ہے اسی طرح ڈینگی بھی آیا تھا اچانک ایک افتاد آپڑی تھی اور ہم لوگوں پر اس وقت طعنے کسے جاتے تھے اور آج وہ ہمارے وزیر موصوف تشریف نہیں لائے پہلے تو self-quarantine میں کافی عرصہ گئے ہوئے تھے اور جو ان کا کام تھا وہ کرتے نہیں تھے اور تھوڑے دن پہلے سے ہی وہ نظر آنا شروع ہوئے ہیں اور انہوں نے آنے کے ساتھ ہی بیانات کی یلغار کر دی تو ان سے میں یہ ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ جب یہ epidemic آئی ہے تو ان کو پتا چلا ہے۔ آج ہمیں سیاست کے طعنے دینے والو آپ کو یاد ہے کہ ڈینگی برادران کون کس کو کہتا تھا تو میرا خیال ہے کہ سیاست کا طعنہ تو وہ تھا اور آج جو سیاست ہو رہی ہے وہ تو خدمت کی سیاست ہو رہی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف واپس آئے اور میاں محمد نواز شریف نے ان کو بھیجا وہ بھی بہانہ کر سکتے تھے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے فلائٹس بند ہو گئی ہیں لہٰذا میں نہیں آسکتا لیکن وہ تشریف لائے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی اپنی بات شروع کی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم ضرور دیں گے۔ پچھلی زیادتی جو میرے ساتھ ہو چکی ہے اس کا ازالہ ضرور کریں گے کہ آپ نے مجھے پہلے ہی مجرم ثابت کر دیا حالانکہ جرم مجھ پر آپ نے ثابت نہیں کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی مثال دینا چاہوں گا کہ وہی کام ہوا کہ جس طرح جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو آج دس ماہ بلکہ ایک سال کا عرصہ ہونے والا ہے اور ابھی تک ریفرنس تیار کیا جارہا ہے یعنی الزامات ابھی تک تیار ہی نہیں کئے گئے اور وہی وزیر موصوف فرما رہے تھے کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اربوں ڈالر کے معاملے میں جیل میں ہیں وہ ایسے ہی جیل میں نہیں ہیں مجھے ان سے پوچھنا ہے کہ خدا کا خوف کریں رمضان المبارک میں تو شیطان بھی بند ہو جاتا ہے آپ کیسے انسان ہیں کہ جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہیں آپ کا جھوٹ ہی ختم نہیں ہوتا کیا آپ کوئی ایک روپے کی جناب محمد حمزہ شہباز شریف پرkickback، کمیشن یا کوئی الزام آج تک لگا بھی سکے ہیں ؟

جناب سپیکر! میری درخواست ہوگی کہ آپ یہ کام مت کریں کیونکہ آج ملک کوunity کی ضرورت ہے۔ آج سب سے پہلی ذمہ داری حکومتی بنچز پر عائد ہوتی ہے کہ آپ ایک قدم آگے بڑھیں اور اسepidemic کے مقابلے کے لئے سب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کریں۔ ہم نے میاں محمد شہباز شریف کی واپسی کے بعد اپنے طور پر کام کا آغاز کیا یہ تمام ساتھی جو یہاں پر بیٹھے ہیں سب نے مل کر آپس میں ایک مشترکہ لائحہ عمل بنایا ہم نے سوچا کہ سب سے پہلی چیز جس کی ضرورت ہے وہ کون سی ہے تو وہ ڈاکٹرز کا حفاظتی سامان تھا۔

جناب سپیکر! آج مجھے یہ بات کرتے ہوئے بہت خوشی ہے کہ جب الحمدللہ میں 2017 میں وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر تھا تو یہ جون سیPPE شروع میں تقسیم کی گئیں تو یہ الحمدللہ وہیPPEs تھیں جو میں میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں خرید کر اور تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو دے کر گیا تھا تو آج وہیPPEs کام آئی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ سوچا کہ ہماری فرنٹ لائن آرمی ہے تو ان کو صرف سلیوٹ کرنے سے ہی کام نہیں چلے گا کیونکہ سلیوٹ تو سب ہی کرتے ہیں انfrontline soldiers کو جب تک ہمfully equip نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس جنگ کو نہیں جیت سکتے۔ آپ نے دیکھا کہ500 سے زائد پیرامیڈیکل سٹاف اور ڈاکٹرز اسepidemic میںpositive ہوئے۔ اسی طرح ہماری ایک نرس بہن جان سے گئی اور ایک ڈاکٹر بھی شہید ہوا تو آپ کو پتا ہے کہ وہ تمام بیوی بچوں والے ہیں ان تمام کے گھروں میں بزرگ لوگ رہتے ہیں ان کے ماں باپ بزرگ ہیں تو

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے پورے پاکستان اور پنجاب میں 31 ہزار سے زائد حفاظتی لباس میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر تقسیم کئے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے جھنگ کے بھائی یہاں پر بات کر رہے تھے تو مجھے یاد ہے کہ جھنگ کے اگر میں ایک افسر کا نام لوں گا تو وہ بے چارہ اگلے دن ہی suspend ہو جائے گا وہ ترلے کر رہا تھا کہ ہمارے پاس حفاظتی لباس نہیں ہیں تو میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر ہم نے جھنگ میں وہ حفاظتی لباس بھجوائے تو اس بات کو ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا ہے اور ساہیوال میں بھی ہم نے حفاظتی سامان دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے خواجہ سلمان رفیق، محترمہ سعدیہ تیمور، کرنل مبشر اور محترمہ رابعہ فاروقی کی پوری ٹیم نے دن رات محنت کرنے کی کوشش کی اور لاہور کا کوئی ایسا ہسپتال نہیں چھوڑا جہاں حفاظتی لباس نہ بھجوایا ہو تو یہ ہم نے کسی پر کوئی احسان نہیں کیا کیونکہ یہ ہمارا بھی فرض بنتا تھا اور یہ ملک ہمارا بھی ہے وہ بچے ہمارے بھی بچے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ہمارے اور موجودہ دور کا comparison کریں تو پتا چلے گا کہ سیاست کون کر رہا ہے؟ منسٹر صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اور رمضان کا مہینہ ہے جب بھی کبھی ڈاکٹرز ہمارے دور حکومت میں دھرنا دیتے تھے تو منسٹر صاحبہ ہر دھرنے میں موجود ہوتی تھیں اور ان کے دھرنے میں جا کر بیٹھنا ثواب کا کام سمجھتی تھیں۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ جو ڈاکٹرز نے دھرنا دیا تو ان سے پوچھیں کہ میں، خواجہ سلمان رفیق یا میری پارٹی کا کوئی ساتھی جا کر ان کے پاس اپنی سیاست چمکانے کے لئے بیٹھا ہے تو یہ سیاسی طرز عمل ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس چیز سے آئندہ سبق سیکھا جائے گا لیکن میں یہاں پر یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ کچھ مطالبات ٹھیک بھی ہوتے ہیں اور کچھ مطالبات ٹھیک نہیں بھی ہوتے لیکن کچھ نہ کچھ ضرور ہوتے ہیں تو میری حیرانی اس وقت بڑھی جب اتنے دن گزر گئے اور ان کو کسی نے پوچھنا بھی گوارا نہ کیا۔ ایک طرف COVID-19 میں آپ ان کو سیلوٹ کر رہے ہیں، guard of honour پیش کر رہے ہیں اور دوسری طرف آپ ان کو بلوچستان میں ڈنڈے مار رہے ہیں اور پنجاب میں آپ ان کا گریبان پکڑ رہے ہیں پھر ان سے بات بھی نہیں کرتے تو میں جناب محمد بشارت راجہ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ یہ وہاں پر گئے اور انہوں نے interest بھی لیا

جو کہ ان کی ذمہ داری نہیں بھی تھی لیکن انہوں نے خصوصی interest لیا۔ پھر شاہ محمود قریشی آئے تو ان کے دو طرح سے شکریے بنتے ہیں ایک شکریہ کہ انہوں نے ڈاکٹرز کو اٹھایا اور دوسرا شکریہ کہ انہوں نے میری بہن کو لاہور سے باہر نکالا اور ماشاءاللہ وہ ملتان بھی گئیں تو میری درخواست ہے کہ جو ہیلتھ منسٹر ہوتا ہے اس کا یہی کام ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے محکمے کا سربراہ ہوتا ہے۔ اٹک سے رحیم یار خان تک، ڈی جی خان سے میانوالی تک ہسپتالوں میں لوگ انتظار کرتے ہیں جب ایک منسٹر وہاں پر جاتا ہے تو ان کو ایک moral support ملتی ہے ایک شاباش اور حوصلہ ملتا ہے جب آپ اپنے شہر میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کے پاس نہیں جاتے تو وہ ایک moral support سے محروم ہو جاتے ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کو جانا چاہئے، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں آپ نکلیں باہر جائیں ہم بھی ہسپتالوں میں جاتے ہیں ہم نے لاہور کا کوئی ہسپتال نہیں چھوڑا، ہم ساہیوال گئے ہیں اور اب انشاءاللہ گجرات اور باقی جگہوں پر بھی جائیں گے تو یہ ایک message دینے والا معاملہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بس اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں۔ میں صرف ٹیسٹ کی بات کروں گا اور ان وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو یہ کہتے تھے کہ شہباز شریف کی ہیلتھ کی activities کی کورونا نے قلعی کھول دی ہے وہ قلعی میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آج جن ہسپتالوں اور لیبز میں ٹیسٹ کر رہے ہیں، فرانزک لیب کس نے بنائی؟ الحمد للہ میاں محمد شہباز شریف نے بنائی، PSL-III لیب کس نے بنائی؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنائی۔ آج جو مریض PKLI میں جاتا ہے وہ دعائیں دیتا باہر نکلتا ہے، وہ کس نے بنایا؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنایا۔ آپ کے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام اور ایڈز کنٹرول پروگرام کی لیبز کس نے بنائیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنائیں۔ آج آپ جن ہسپتالوں کی بات کرتے ہیں الحمد للہ وہ میاں محمد شہباز شریف نے بنائے ہیں۔ میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے، میں ایکسپو سنٹر کی دو تین باتیں کروں گا جو میرے ذمہ امانت ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بہت سارے لوگوں نے messages کئے ہیں، سیالکوٹ سے ایک دوست نے مجھے message کیا کہ جس طرح یہاں ایکسپو سنٹر میں بڑا اعلیٰ فیلڈ ہسپتال بنا ہے جس میں لوگ روزانہ تعریفیں کرتے ہیں جن کی ویڈیوز بھی آتی ہیں میں اس کی کیا تعریف کروں۔ ہمارے سادے سے وزیر اعلیٰ ہیں وہ بڑے خوش ہو جاتے ہیں کہ شاید کچھ ہو گیا ہے لیکن اندر کھاتے 9/9 لاکھ روپے کا بیڈ آیا ہے اب پتا نہیں ان میں کیا سچ ہے اور کیا غلط ہے۔ سیالکوٹ سے دوست نے ایک ویڈیو بھیجی جس میں اس نے گلا کیا کہ یہاں جو quarantine بنایا گیا ہے اس میں ہمیں پوچھا نہیں جا رہا، رمضان المبارک میں ہمیں 11:30 بجے سحری ملتی ہے انہوں نے افطاری کا وقت بھی بتایا ہے۔ جب میں نے نیچے comments دیکھے تو ان میں بڑا مزیدار comment تھا میں وہ as it is آپ کو بتا رہا ہوں کہ نیچے ایک صاحب نے لکھا تھا کہ بھائی tension نہ لو یہ نیا پاکستان ہے یہاں سحری بھی 11:30 بجے ہوتی ہے اور شب برأت بھی اگلے دن منائی جاتی ہے اور عید کی نماز بھی گیارہ بجے پڑھی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر عثمان اور چیف سیکرٹری نے اس کا نوٹس لے کر ڈی سی سیالکوٹ کے ذمہ لگایا ہے امید ہے وہ issue ضرور resolve ہو گا۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ یہ رمضان شریف کا مہینہ ہے آپ نے ایک کام اچھا کیا ہے لیکن تاخیر سے کیا ہے کہ ڈاکٹرز کی کمیٹی بار بار کہہ رہی تھی کہ جن مریضوں میں symptoms نہیں ہیں آپ انہیں گھروں میں self-isolation کرنے کی اجازت دے دیں جو آپ نے کل دے دی ہے۔ آپ نے یہ ایک اچھا کام کیا ہے جو آپ کو دو ماہ پہلے کرنا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر! میں سب سے بڑی بات کہتا ہوں کہ آج بھی ڈاکٹرز کی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ جب ڈینگی آیا تھا تو ہم نے لیبز کو کنٹرول کیا تھا اور سب ٹیسٹ -/90 روپے میں کر دیئے تھے آپ کو بھی چاہیے تھا کہ آپ لیبز والوں کو بلا کر ان کے ساتھ بات کرتے اور انہیں کہتے کہ national crisis ہے national disaster ہے آپ اپنا profit مت رکھیں بلکہ minimum profit رکھتے ہوئے ٹیسٹ کی قیمت کم کر دیں۔

جناب سپیکر! اس کا یہ فائدہ ہوتا کہ گورنمنٹ پر load نہ پڑتا، آج جو WHO کہہ رہا ہے کہ ایک فیصد ٹیسٹ لازمی ہیں جو پاکستان کے مطابق بائیس لاکھ ٹیسٹ بنتے ہیں اور آج ہم کتنے ٹیسٹ کر چکے ہیں یہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔ ہمیں بائیس لاکھ ٹیسٹ لازمی کرنے ہیں لہٰذا لیبز کو بلا کر اس کی قیمتوں کو کنٹرول کرانا حکومت پنجاب کی ذمہ داری بنتی تھی لیکن وہ کام NAB پنجاب نے کیا یعنی جو حکومت کا کام تھا وہ NAB کو کرنا پڑا۔

جناب سپیکر! پنجابی میں کہتے ہیں کہ ڈلے بیر اں دا کچھ نہیں وگڑیا، آپ آج بھی انہیں بلا کر ریٹ طے کریں، خواجہ سلمان رفیق نے بات کر دی ہے میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ دونوں testing kits کا کیا problem ہے منسٹر صاحبہ اسے سمجھ گئی ہیں اور اسے tackle کر لیں گی۔ ٹائیگر فورس اور انصاف امداد پروگرام کی بات آتی ہے، آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نے اور اس طرف بیٹھے سب لوگوں نے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ وزیر اعلیٰ کے فنڈ میں دی ہے۔ یہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، کبھی اپوزیشن نہیں دیتی لیکن ہم نے national disaster کو سمجھتے ہوئے اور قومی خدمت سمجھتے ہوئے اپنی تنخواہیں دی ہیں۔

جناب سپیکر! یاد رہے کہ سندھ کے اندر پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے وہاں پی ٹی آئی نے اعتراض کیا اور انہوں نے تنخواہیں نہیں دیں لیکن ہمیں ایک دفعہ سپیکر صاحب نے کہا تو ہم نے تنخواہیں دے دیں۔ اب رمضان شریف کا مہینہ ہے آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا ہم نے اس لئے تنخواہیں دی تھیں کہ اسے انصاف امداد پروگرام میں دے دیا جائے۔ آپ ہی کہا کرتے تھے ہم تو نہیں کہتے تھے کہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے کسی کا نام ساتھ نہیں لگنا چاہئے۔ آپ نے ہمارے ہیلتھ کارڈ کو اپنے پارٹی پرچم میں پینٹ کر کے انصاف ہیلتھ کارڈ کر دیا اور امداد پروگرام کو انصاف امداد پروگرام کر دیا ہے۔ کیا انصاف کے لفظ کے بغیر روٹی ہضم نہیں ہوتی؟ حالانکہ اس ملک میں جو بے انصافی کا عالم ہے اس کا آپ کو خود پتا ہے۔ اگر میں بات کروں گا تو پھر دور تک جائے گی۔

جناب سپیکر! جو لوگ باہر سے آتے ہیں آپ انہیں quarantine کے لئے سیدھا PC ہوٹل بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بل دے دو، کسی سے کہتے ہیں کہ فلاں ایکسپو سنٹر چلے جاؤ۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ ہماری اسمبلی کے ایک اعلیٰ عہدیدار آئے تو آپ نے انہیں quarantine نہیں کیا۔ یہ تو آپ نے دو پاکستان والی مثال قائم کی ہے پھر انصاف تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! پلیز wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہ وقت unity کا ہے اور unity کرنے کی سب سے اوّلین ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے وزیر اعظم ایک دن ایک بیان دیتے ہیں اور دوسرے دن دوسرا بیان دیتے ہیں، لاک ڈاؤن پر ہمارے معصوم سے وزیر اعلیٰ نے ان کے بیان کی فوراً تائید کر دی کہ لاک ڈاؤن نہیں کرنا لیکن اگلے دن لاک ڈاؤن ہو گیا۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آتی کہ کیا چکر ہو رہا ہے۔ دونوں مل کر کہہ رہے تھے کہ لاک ڈاؤن نہیں کرنا لیکن اگلے دن لاک ڈاؤن ہو گیا تو کون سی ایلیٹ ہے جس نے یہ لاک ڈاؤن کروا دیا؟

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ بس بہت ہو گئی اب اپنی پارٹی کے نعرے کو صحیح معنوں میں قائم کریں اور انصاف کریں۔ حافظ نعمان ہماری اسمبلی کے ممبر تھے آپ نے ان کے ساتھ کیا؟ انہوں نے آٹھ ماہ قید کاٹی اور بعد میں بری ہو گئے۔ ان کے آٹھ ماہ کی ناجائز قید کا کون ذمہ دار ہے؟ خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق نے 13 مہینوں کی قید کاٹی اور سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اگر وہ پڑھ لیا جائے تو سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ آج گیارہ بارہ ماہ سے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو اپنی 22 سال بعد ہونے والی بیٹی کی شکل نہیں دیکھنے دیتے، آپ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بغیر الزام کے اندر رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کل کو جب وہ انشاء اللہ بے گناہ ثابت ہو گا تو کون روز قیامت اس کی بے گناہ قید کا حساب دے گا؟ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ایک طرف آپ مالم جبہ میں کسی کو نہیں پکڑتے، آپ BRT میں کسی کو نہیں پکڑتے، آپ نے کسی آٹا، چینی چور کو نہیں پکڑا۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! شکریہ، پلیز! تشریف رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آپ نے کسی سے پوچھا تک نہیں ہے، جو لوگ تفتان سے آئے انہیں پوچھا تک نہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا آپ جو مرضی کریں لیکن ان زیادتیوں کا سلسلہ بند کریں۔ میں ٹائیگر فورس کے حوالے سے آخری بات کر رہا ہوں، میں بڑا حیران ہوا کہ کسی نے اٹھ کر ابھی تک یہ کہا ہی نہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ نے بیس منٹ بات کر لی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! حلقے میں کسی نے نہیں کہا کہ ٹائیگر فورس راشن دے رہی ہے۔ الحمد للہ ہم بغیر حکومتی وسائل کے اپنے اپنے حلقوں میں خود راشن دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ فورس بنانے کی ضرورت نہیں تھی، لیڈی ہیلتھ ورکرز موجود تھیں، آپ کے پاس ٹیچرز کی فورس موجود تھی، آپ کے پاس ڈینگی ورکرز موجود تھے آپ ان سے کام لیتے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا خاتم النبیین۔

لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہمارے کریم آقاؐ پر اور آپؐ کی آلؐ پر۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں COVID-19 چل رہا ہے۔ آج کے اجلاس میں اس اہم نکتے پر آپ نے بہت اچھے انتظامات کئے اور تمام پارلیمنٹیرینز ایوان میں تشریف لائے۔

جناب چیئرمین! میں خصوصی طور پر جناب پرویز الٰہی اور آپ کی ساری ٹیم کو اتنے اچھے arrangements کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اگر ہم پاکستان کے حوالے سے بات کریں تو میں سب سے زیادہ credit وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور ان کی ٹیم کو دیتا ہوں کہ جس طرح سے پوری دنیا میں آپ نے دیکھا کہ کل جو ہیلتھ کے champion تھے جو کہتے تھے کہ لندن میں علاج کرانا ہے، امریکہ میں علاج کرانا ہے اور وہ پوری دنیا میں جا کر اپنا علاج کروا کر یہ ثابت کرتے تھے کہ شاید ہمارے ملک کے اندر وہ وسائل نہیں ہیں یا ہمارے ڈاکٹرز اس level کے نہیں ہیں یا شاید ہمارا ہیلتھ سسٹم اس سسٹم تک نہیں پہنچ سکتا جو دیار غیر کے ممالک میں جا کر علاج کرواتے تھے۔ آج وہ منہ چھپاتے پھرتے ہیں کہ ان کے ہیلتھ سسٹم نے ان کو بے نقاب کر دیا اور یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کے رہنے والے مسلمانوں نے اور خصوصی طور پر ہماری ہیلتھ کی ٹیم نے، ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں تشریف فرما ہیں ان کی تمام ٹیم نے اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے جتنی محنت سے پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی جانوں کا بہت اچھے طریقے سے تحفظ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے مہینے جنگی بنیادوں پر انتظامات کئے میں سمجھتا ہوں کہ آج 12 کروڑ عوام خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور ان کی ساری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہے کہ آپ کی انتھک محنت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اس مشکل وبا سے بہت زیادہ احسن طریقے سے ابھی تک ڈیڑھ ماہ گزار چکے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم پاکستان اس حوالے سے پریشان تھے کہ ہم ایک طرف تو COVID-19 کی جنگ لڑ رہے تھے اور دوسری طرف ہمارے ملک کے اندر بے روزگاری، بھوک اور افلاس کی جنگ تھی اس کو کیسے settle کرنا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا دوستوں سے رابطہ رہا ہے۔ دیہاتی علاقوں کے دوستوں نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ وہاں کھلے areas ہیں، لوگ کھلے دیہاتوں میں زندگی گزارتے ہیں اور بطور مسلمان ہم ایک دوسرے کا ساتھ بھی دیتے ہیں لیکن ہمارے شہری علاقوں میں چھوٹے چھوٹے گھر ہیں۔ ایک کمرے میں آٹھ آٹھ، دس دس لوگ زندگی گزارتے ہیں۔ مزدور اور چھوٹے غریب لوگوں کے لئے وزیر اعظم پاکستان پریشان رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ بار بار کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ضروریات زندگی کس طرح سے پہنچائی جائیں۔ اللہ نہ کرے، اگر وہ COVID-19 سے بچ گئے تو کہیں بُھوک و افلاس کی وجہ سے فوت نہ ہو جائیں۔ الحمدللہ حکومت پنجاب، حکومت پاکستان اور بالخصوص

وزیر اعظم پاکستان نے بڑی بُردباری اور positive سوچ کے ساتھ 22 کروڑ عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے ہیں۔ یہ بھی ان کا ایک مثبت قدم ہے۔ الحمدللہ کوئی panic create کئے بغیر ہم اپنے ملک کے لوگوں کو safe کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں ایوان میں میرے ایک دوست نے کہا کہ پی ٹی سی ایل پر چل رہا ہے کہ "کورونا جان لیوا نہیں ہے۔"

جناب سپیکر! میں اس دوست سے کہوں گا کہ وہ ابھی ایوان سے باہر جا کر فون کال کریں تو انھیں معلوم ہو گا کہ پی ٹی سی ایل یا دوسرے موبائل فون پر یہ پیغام چل رہا ہے کہ "کورونا جان لیوا مرض ثابت ہو سکتا ہے" یہ پیغام نہیں چلتا کہ "کورونا جان لیوا مرض نہیں ہے" لہٰذا میرے دوست تھوڑی سی درستی کر لیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں نے لوگوں کو COVID-19 کے حوالے سے آگاہی دینے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ طرح آپ نے اپنے گھروں تک محدود رہنا ہے، کس طرح سے اپنے آپ کو quarantine کرنا ہے، کس طرح سے ہاتھ دھونے ہیں اور کس طریقے سے اپنی زندگی کے معاملات کو چلانا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ہر ممکن حد تک لوگوں کو awareness دی ہے۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے اور یہ credit بھی وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو جاتا ہے کہ ہماری صف اوّل کے میڈیکل ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف میں سے اگر کوئی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے وفات پاتا ہے تو اسے شہادت کا رُتبہ دیا جائے گا۔ پاکستان میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ یہ آج تک کبھی کسی نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے تھے کہ شہید صرف وہی ہوتے ہیں جو محاذ جنگ پر جا کر لڑتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ صرف انہی کو medal پہنائے جاتے ہیں۔ اس حکومت نے الحمدللہ ثابت کیا ہے کہ جو عوام کی خدمت کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے لوگوں کی زندگیاں بچاتے ہوئے وفات پاتے ہیں وہ بھی شہید ہیں۔ ان کو بھی وہی درجہ دیا جائے گا جو ایک سپاہی یا سپاہ سالار کو دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا۔ میں دکھی دل کے ساتھ یہ بات کرنی چاہوں گا۔ وزیر اعظم! آپ نے UNO میں جا کر ایک تقریر کی تھی۔ آپ نے مسٹر ٹرمپ اور دوسرے بین الاقوامی سربراہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کے بارے میں خاکے بنائے جاتے ہیں یا ان کی شان میں کوئی اور بے ادبی کی جاتی ہے تو ہمارے دل زخمی ہوتے ہیں اور ہماری رُوح کانپتی ہے۔ ہم سب کا ایک ہی ایمان ہے اور ہم سب آپؐ کے امتی اور غلام ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ پاکستان کے اندر، وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی ناک کے نیچے قادیانیوں کو اقلیتی کونسل یا کمیشن میں شامل کیا گیا اور یہ سازش کرنے والے کون لوگ ہیں؟

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی آپ سے ڈیمانڈ کرتی ہے کہ اس سازش میں شامل لوگوں کو بے نقاب کیا جائے۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون لوگ تھے جو اس گھناؤنی سازش میں شامل تھے اور جنہوں نے اس کی منظوری دی تھی؟

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! آپ wind up کر لیں اور یہ بات آپ اپنی پارلیمانی میٹنگ میں کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میری گزارش سُن لیں۔ میرا ایک اپنا point of view ہے۔ میں غلام رسولؐ ہوں۔ حکومت آتی جاتی رہتی ہے اور میں نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب عمران خان کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ میں نبی اکرمؐ کا کلمہ پڑھتا ہوں:۔
أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

جناب سپیکر! میں پوری اسمبلی طرف سے پوچھتا ہوں کہ ان قادیانیوں کے لئے کیوں قانون تبدیل کیا جا رہا ہے، کیا جناب عمران خان کو سمجھ نہیں آ رہی اور یہ سب کچھ کون لوگ کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اس ایوان سے، اپنے وزیر اعظم جناب عمران خان سے کہوں گا کہ خدارا اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائی جائے جو تحقیق کر کے بتائے کہ یہ سازش کیسے ہوئی ہے؟ اقلیتی کمیشن میں یہ تبدیلی لائی جارہی تھی اور پھر جب اس پر احتجاج ہوا تو اس مسودہ کو روک لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس طرح کی ناپاک سازش دوبارہ نہ کی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم سب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جاتے ہیں۔ ہم نے وہاں پر زم زم ٹاور دیکھا ہے۔ اس زم زم ٹاور سے جتنی آمدنی ہوتی ہے اس سے بیت اللہ شریف کے سارے اخراجات کو پورا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک اہم چیز عرض کرنی چاہتا ہوں۔ اس ہوٹل کو 30 سال کی lease پر دیا گیا ہے۔ اس سے جتنی آمدن ہوتی ہے وہ سب کی سب بیت اللہ شریف کے اخراجات پر لگائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! یہ آپ پاکستانی بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! بدقسمتی سے میرے ملک کے اندر کوئی بجٹ نہیں ہے۔ ہمیں بھی زم زم ٹاور کی طرز کا یہاں پاکستان میں کوئی سسٹم بنانا چاہئے۔ ہم کوئی شاپنگ سنٹر بنا دیں یا کوئی ایسی صنعت لگا دیں کہ جہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ریونیو generate ہوتا رہے اور اس آمدن کو ہم عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں۔

جناب سپیکر! اگر بیت اللہ شریف کے اخراجات ایک ہوٹل سے پورے کئے جارہے ہیں تو یہاں ہمارے غریب ملک میں بھی کوئی ایسے منصوبے بنانے انتہائی ضروری ہیں۔ یہاں پر بھی حکومت کی طرف سے چھوٹی چھوٹی انڈسٹریز، چھوٹے چھوٹے شاپنگ سنٹرز بنائے جائیں جو کہ ہمارے ملک کو مالی طور پر سپورٹ کر سکیں۔ پوری دنیا میں تبدیلی آرہی ہے۔ اگر آپ UK کو

دیکھیں تو UK کا سارا سسٹم چار چیزوں پر تھا۔ نمبر 1 پر ان کی سیاحت ہے۔ ہر آدمی سیر کرنے کے لئے UK جانا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر ان کا ایجوکیشن سسٹم ہے۔ ہر بچہ وہاں پر پڑھنے کے لئے جانا چاہتا ہے۔ تیسرے نمبر پر ان کا برانڈ سسٹم ہے یعنی ساری دنیا کے لوگ وہاں سے معیاری چیزیں خریدنے جاتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر ان کی Real estate ہے۔ پوری دنیا آج یہ ساری چیزیں review کرنے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کو تجویز دیتا ہوں کہ وہ آج ہی سے اس حوالے سے کام شروع کر دیں۔

جناب سپیکر! آج ہی اس بابت سوچنا شروع کر دیں کہ اس COVID-19 کے بعد ہم نے اپنی صنعت کو کیسے لے کر چلنا ہے، ہم نے چھوٹی صنعتوں کو کیسے promote کرنا ہے اور ہم نے بڑی انڈسٹریز مافیا سے کیسے بچنا ہے؟ میری گزارش ہے کہ چھوٹے صنعتی یونٹس کو زیادہ سے زیادہ promote کیا جائے۔ چھوٹی انڈسٹریز زیادہ لگائی جائیں تاکہ ہماری import بند ہو سکے اور export زیادہ ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ جناب نذیر احمد چوہان! آپ کو اگلا الیکشن قومی اسمبلی کا لڑنا چاہئے کیونکہ آپ کی تمام تجاویز قومی سطح کی ہیں اور واقعی قابل عمل ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میں آخر میں بجٹ کے حوالے سے صرف ایک گزارش کرنی چاہوں گا۔ ہم ہر روز یہاں بیٹھ کر جمع و خرچ کرتے ہیں لیکن کچھ باتیں کرنا انتہائی ضروری ہیں۔ ہمارے ملک کا جو غریب طبقہ ہے ان کی بہتری کے لئے وزیراعظم ہمیشہ بات کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی صنعتوں کو promote کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے دو بڑے اہم معاملات کے اوپر بات کرنے کی اجازت فرمائی۔ میں خاص طور پر جناب سپیکر پنجاب اسمبلی، وزراء صاحبان اور دونوں اطراف بیٹھے ہوئے معزز ممبران اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے initiative پر ہی باقی اسمبلیوں نے اس کو repeat کیا ہے تو یہ credit پنجاب اسمبلی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جن لوگوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں پر بھیجا ہے تو وہ ہم سے سوال کرتے تھے کہ تمام عوامی نمائندگان اندر گھس گئے ہیں اور پاکستان میں اس وبا کے پھیلنے سے غریب لوگ پس رہے ہیں اور پنجاب میں بھی غریب لوگ پس رہے ہیں تو یہ عوامی نمائندے اندر گھس گئے ہیں اور باہر نکل کر کوئی بات ہی نہیں کرتے تو آپ سب نے مل کر کم از کم اس تاثر کو زائل کیا ہے اس پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ جہاں تک اس وبا کا تعلق ہے میرے فاضل دوستوں نے بڑی مفید تجاویز بھی دی ہیں میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کر کے بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ آپ کی حکومت کا معاملہ تھوڑا confuse سا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مثال دیتا ہوں کہ صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور وزیر اعلیٰ سندھ اس وبا کے اوپر بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور اس وبا پر کافی کنٹرول کیا ہے۔ اوپر سے encourage کرنے کی بجائے جب discourage کیا جاتا ہے تو پھر کام کرنے والے بندے کا دل دُکھتا ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے تو اوپر سے اس طرح کا روّیہ مناسب نہیں ہے۔ کچھ آوازیں وفاق سے آ رہی ہیں اور صوبوں سے بھی کچھ آوازیں آ رہی ہیں تو آپ اس confused ماحول کو درست کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا روز ایک message آتا ہے کہ اس وبا سے لڑنا ہے، ڈرنا نہیں ہے۔ کیا لڑنے کا طریقہ یہی ہے؟ اگر اس طرح لڑائی ہوتی تو جب فوج ہی divided ہو گی تو پھر لڑائی کیا ہو گی؟ اگر اس وبا کے ساتھ لڑنا ہے تو حکومت اور حزب اختلاف کو بیک زبان ہو کر اس وبا کے ساتھ لڑ کر مقابلہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس طرح کا confused ماحول رہے گا تو اچھے نتائج بر آمد نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے میری بھی بڑی پرانی رفاقت ہے کیونکہ میں بھی 1985 سے اس ہاؤس میں ہوں تو پنجاب اسمبلی کے اجلاس کو مفید بنانے کے لئے ہمارے وزیر خزانہ ہمارے فاضل ممبران کو بجٹ کا کوئی blue print یا کوئی guideline پیش کرتے کہ ہماری یہ پالیسی ہے اور ہمارا یہ وژن ہے۔ اُس کے اوپر ہم اپنی آراء پیش کرتے تو اس مجلس کو زیادہ مفید بنایا جا سکتا تھا اور آنے والے بجٹ میں کچھ ہماری آراء بھی شامل کی جاتیں اس طرح ایک collective wisdom آئندہ بجٹ کے اندر شامل ہوتی لیکن اب ہم سارے اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہیں تو میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ جب بھی پری بجٹ اجلاس ہوتا تھا تو اس میں یہ ساری exercise ہوتی تھی تو آئندہ اس طرح کی exercise ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر اس صوبے کو بہت ہی خوشحال بنانا ہے اور اگر پاکستان کو مشکلات سے نکالنا ہے تو اس صوبے نے نکالنا ہے۔ اس صوبے کی زراعت کو بجٹ میں top priority دی جائے اور اس کے حوالے سے جتنی بھی کمیاں اور کوتاہیاں ہیں وہ نکالی جائیں۔ مثلاً زرعی یونیورسٹی فیصل آباد دنیا کی ایک standard university مانی جاتی ہے، اسی طرح Arid University ہے تو ہماری ان یونیورسٹیوں کو ریسرچ oriented بنا کر نئے نئے بیج ایجاد کئے جائیں کیونکہ بہت سارا علاقہ زیر آبادی آ رہا ہے تو آبادی بڑھنے سے اور زرعی زمین کم ہونے سے اس ملک کے اندر خوراک کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے تو یونیورسٹیوں کے اندر جو بھی ریسرچ ہو اُس کو field کے ساتھ connect کیا جائے تو اس طرح اچھے نتائج آئیں گے اس سے سپلائی بہتر ہو گی اور جب ڈیمانڈ کے مطابق سپلائی ہو گی تو بڑے اچھے نتائج آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ صوبے کے اندر کوئی ڈویلپمنٹ بھی نظر آنی چاہئے آپ کی حکومت کو آئے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور ہمارے بجٹ میں ہر سال خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام چلتا تھا اور ہمارے جن بھائیوں کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے انہوں نے وہ سڑکیں دیکھی ہوں گی تو صوبہ پنجاب کے اندر state of the art سڑکیں بنی ہیں۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ناکہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے تو اس حکومت نے اس پروگرام کا نام بدل دیا ہے اس پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ اپنا کوئی نام رکھ لیں لیکن اس پروگرام کو expand کریں کیونکہ ہمارے لوگوں کو ہسپتالوں میں پہنچنے اور بچوں کو سکول کالج جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس بجٹ کے اندر سڑکوں کو priority دی جائے۔ صحت اور تعلیم کے شعبوں کو priority دی جائے۔

جناب سپیکر! دنیا کے اندر سپر پاورز اپنی تعلیم کے بل بوتے پر حکومت کر رہی ہیں اور کوئی بندہ نیچے اتارے بغیر اپنی ایڈوانس ٹیکنالوجی کی وجہ سے وہ پورے ملک پر قبضہ کر لیتے ہیں اس لئے تعلیم کے اوپر بھی بجٹ بڑھایا جائے کہ پتا چلے کہ صوبہ پنجاب lead لے رہا ہے۔ یہ آنے والے بجٹ کے متعلق بتائیں کہ یہ اُس میں کیا کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اُس پر اپنی آراء پیش کریں جن سے صوبہ پنجاب کے عوام کے لئے بجٹ میں کوئی بہتری ہو۔ صوبہ پنجاب کے لوگ ہماری طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارے نمائندے ہمارے بارے بات کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری چند ایک چھوٹی چھوٹی تجاویز ہیں وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ ہمیں بہت ہی پسے ہوئے طبقے کی طرف بھی غور کرنا چاہئے۔ اس وبا کی وجہ سے بھی اور ویسے بھی ہمی شدید مالی، معاشی اور صحت کے بحران میں مبتلا ہیں اس میں جو بزرگ شہری، بیوہ عورتیں، یتیم بچے اور چھوٹے درجے کے سرکاری ملازم جن کی تنخواہ بہت کم ہے اُن کی طرف توجہ کرنے کی بڑی ضرورت ہے تو آئندہ بجٹ کے اندر ان کے لئے بہتری پیدا کی جائے اور بھرپور طریقے سے ان کی امداد کی جائے۔ ان کو میڈیکل الاؤنس دیا جائے اور ان کی تنخواہ بڑھا کر ان کی مشکلات میں کمی کی جائے۔ محترمہ وزیر صحت یہاں پر بیٹھی ہیں اُن کو بھی پتا ہے کہ دوائیوں کی قیمت 100 فیصد بڑھ گئی ہے تو ایک بوڑھا آدمی جو پنشنر ہے اگر اُس کا خیال نہیں کیا جائے گا تو وہ کہاں جائے گا؟ اگر ان چیزوں پر توجہ نہ دی گئی تو یہ پسا ہوا طبقہ اور پس جائے گا۔

جناب سپیکر! چھوٹے کسان، دیہاڑی دار اور مزدوروں کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر کسانوں کی کوئی فصل اچھی ہو جاتی ہے اور ریٹ اچھا ملنا شروع ہو جاتا ہے تو ہمارے اوپر کنٹرول آ جاتا ہے جب کہ باقی چیزوں کے اوپر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ کپڑے اور جوتے کی قیمت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے جتنا مرضی منافع کما لیں۔ زمیندار جو pesticide خریدتا

ہے اُس کی قیمت آج تک کسی نے مقرر ہی نہیں کی، کھاد کے اوپر بھی ایسا ہی ہو رہا ہے تو جب ہماری فصل ہمیں کچھ پیسا دینے لگتی ہے تو اُس پر حکومت کنٹرول کر لیتی ہے کہ ہم نے لوگوں کو گندم سپلائی کرنی ہے تو اگر ہم زراعت کو بہتر کریں گے تو صوبہ پنجاب ترقی کرے گا اور پھر پاکستان ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ Corona Pandemic نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس مشکل وقت میں اس اجلاس کا انعقاد کرنا اس کا کریڈٹ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں پنجاب اسمبلی کے سٹاف کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں بھی وہ اپنی duties سرانجام دے رہے ہیں اور اپنی جان کی بازی لگائی ہوئی ہے۔ آج اس مشکل گھڑی میں ہمارے ڈاکٹر، پیرامیڈکس اور ہر وہ شخص جو فرنٹ لائن پر اس بیماری کا مقابلہ کر رہا ہے وہ نہ صرف خراج تحسین کا مستحق ہے بلکہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ قوم متحد ہو کر نہ صرف اس وبا کا مقابلہ کرے گی بلکہ اس سے انشاءاللہ فاتح بن کر باہر نکلے گی۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے میں کوئی مزید بات کروں، میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور جتنے بھی ہمارے ہیلتھ officials ہیں اُن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے باہر نکل کر مقابلہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ملتان سے ہے تو جب یہ وبا پاکستان میں آئی اور شروع کے کیسز میں زائرین آئے تو ڈی جی خان اور اس کے بعد ملتان میں اُن کو منتقل کیا گیا۔ اگر ہمیں ایڈمنسٹریشن میں کسی سے شکایت ہوتی ہے تو ہم اُس کی شکایت کرتے تھکتے نہیں لیکن اگر کوئی اچھا کام کرے تو اُس کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔ ڈپٹی کمشنر ملتان عامر خٹک اور اُس کی پوری ٹیم نے جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا کہ ملتان سے جانے والے لوگوں نے اپنے ویڈیو پیغامات دیئے جو انٹرنیشنل چینلز

پر بھی رپورٹ ہو چکے ہیں۔ وہ ملتان کی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی تعریف کر رہے ہیں کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے وہاں رکھا اور اُن کا خیال کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے میڈم ہیلتھ منسٹر کا شکر گزار ہوں کہ آج اگر ملتان یا پنجاب کی تعریف ہو رہی ہے تو اس میں credit اِن کا بھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں اپنے فاضل دوست کی بات کی طرف آنا چاہوں گا جو یہاں پر موجود نہیں ہیں اور باہر چلے گئے ہیں۔ یہاں مجھے ایک عجیب فضا نظر آئی کہ شاید کسی کو سنانے اور خوش کرنے کے لئے یہاں پر باتیں کی گئیں۔

جناب سپیکر! ڈی جی خان قرنطینہ سنٹر کا حوالہ دیا گیا کہ چیف منسٹر پنجاب نے اس کی شکل نہیں دیکھی اور اُن کو پتا نہیں ہے جبکہ میرا حلقہ اور علاقہ ہے۔ یہ لوگ لاہور اور اسلام آباد میں رہتے تھے جن کا حلقوں سے تعلق ہی نہیں تھا حالانکہ وہ ڈی جی خان کی پسماندہ ترین تحصیل ہے۔ کیا کسی نے جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں سنا تھا کہ اُس کا وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے لاہور میں یا اسلام آباد میں کوئی گھر تھا بلکہ وہ اسی حلقے میں رہتا تھا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے اس لئے ہمیں جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر کہا گیا کہ یہ لیب بھی میاں محمد شہباز شریف نے بنوائی اور اُن کے دَور میں بنی لہٰذا کتنا اچھا ہوتا ہے کہ آج یہاں پر کھڑے ہو کر وہ موصوف یہ کہتے کہ جس ہسپتال میں میاں محمد شہباز شریف کا علاج ہو رہا ہے وہ میاں محمد شہباز شریف نے بنایا تھا اور جس ہسپتال میں میاں محمد نواز شریف کا علاج ہو رہا ہے وہ بھی میاں محمد نواز شریف نے بنایا تھا۔ یقین کریں کہ نہ صرف اُن کا سر فخر سے بلند ہوتا بلکہ ہمیں بھی خوشی ہوتی کہ کوئی اچھا کام کر کے گئے ہیں جس کی تعریف کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے ہمارے وزیر خارجہ کے remarks کے حوالے سے بات کی اور یہ بھی کہا کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو لاہور سے باہر نکلنے پر مجبور کیا گیا جس پر اُن کا شکریہ لیکن جو خبر اخبار میں چھپی وہ out of context تھی اور حقیقت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ اپنی عمر کا خیال کئے بغیر ملتان گئیں اور وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے publically اور میڈیا پر بتایا کہ یہاں پر ایسے کوئی مسائل نہیں ہیں اور مخدوم

صاحب کی بات کو بھی میرے فاضل دوست نے out of context quote کر دیا ہے۔ میرے فاضل دوست نے کہا کہ اتنے credit لئے جا رہے ہیں، ڈی جی خان اور جنوبی پنجاب کے حوالے سے باتیں کی جا رہی ہیں تو کتنا اچھا ہوتا کہ یہ صوبہ بنا دیتے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی مجھے بتایا جائے کہ دس سال اقتدار کس کے پاس تھا، دو تہائی اکثریت کس کے پاس تھی اور کس کے پاس یہ موقع تھا کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بناتے بلکہ انہوں نے دو دو صوبوں کا شوشہ چھوڑ دیا جس کی وجہ سے ایک بھی ختم ہو گیا۔ ملک، صوبہ اور سب کچھ اِن کے پاس تھا لیکن جنوبی پنجاب کے حوالے سے کچھ نہیں کیا بلکہ وہاں کا 266- ارب روپے کا فنڈ بھی اٹھا کر اورنج ٹرین پر لگا دیا گیا۔ آج وہاں کے حقوق کی بات کرنے والے، وہاں کے لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کرنے والے اور دعوے کرنے والے کیا بھول گئے ہیں اور جو صاحب ابھی بات کر کے گئے ہیں کیا وہ اُس وقت اپنے لیڈروں کو نہیں کہہ سکتے تھے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں جناب عمران خان کے متعلق بات کی گئی کہ انہوں نے کہا ہے کہ کورونا جان لیوا نہیں ہے اس لئے باہر نکلیں، اِدھر جائیں اُدھر جائیں لیکن گزارش یہ ہے کہ عمران خان نے یہ ضرور کہا ہے کہ ہم لاک ڈاؤن اس وقت کریں گے جب اس ملک کو اس کی اشد ضرورت ہو گی ورنہ اس ملک کا غریب جو اس وقت نہ صرف مفلسی کا شکار ہے بلکہ دو وقت کی روٹی اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے انتہائی مشکلات سے گزر رہا ہے، وہ غریب مر جائے گا اور اُس کے خاندان کے لوگ بھی بھوک سے مر جائیں گے۔ اگر لاکھوں لوگ کورونا سے نہ مرے تو بھوک سے ضرور مر جائیں گے۔ اس کے مطمح نظر صرف وہی بات تھی جس کا عمران خان بار بار اظہار کر تا رہا۔ یہاں سمارٹ لاک ڈاؤن کی بات ہوئی کہ اگر کسی جگہ وبا ہے تو سمارٹ لاک ڈاؤن کر دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس غریب کو نہ مارا جائے۔ یہ صاحب ڈیرہ غازی خان کے جس حلقے سے تعلق رکھتے ہیں یہ آج تک وہاں تو گئے نہیں پھر کس منہ سے یہاں اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ بات کر رہے ہیں؟ ان کو اسلام آباد، لاہور اور ان کے ایوانوں کے علاوہ کوئی فرصت ہوتی تو فورٹ منرو جیسا پسماندہ علاقہ جو یقین کریں جنوبی پنجاب کا مری ہے وہ آج اس حالت میں نہ ہوتا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اپنے دوست سے گزارش کروں گا کہ جو معزز ممبر اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اُن کے بارے میں بات نہ کریں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور نہ ایوان کی یہ روایت ہے۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! اپوزیشن کی ریکوزیشن پر اجلاس بلایا گیا ہے اور پچھلی دفعہ بھی انہی کی بات کا جواب دینے کے لئے میں کھڑا ہوا تو وہ چلے گئے۔ آج انہیں پتا تھا کہ یہاں بات ہونی ہے اس لئے وہ بات کر کے نکل گئے۔ ظاہر ہے جو بوئے گا وہ کاٹے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو سمیٹنے والا ہوں۔ یہاں بات کی گئی کہ میاں محمد شہباز شریف نے kits بھجوائیں لیکن حکومت نے کہا کہ kits نہیں لینی اور جو kits (ن) لیگ کی طرف سے آئی ہوئی ہیں اُن کو لینے سے منع کر دیا گیا ہے لہٰذا میرے بھائی میں آج آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ وہ kits کہاں ہیں؟ وہ kits مجھے لا کر دو میں انہیں distribute کروں گا۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف اور مسلم لیگ (ن) کا شکریہ بھی ادا کروں گا اور make sure کروں گا کہ ہر ہسپتال میں وہ kits پہنچیں۔ وہ kits لا کر ضرور دیں اور ہم وہ پہنچائیں گے بلکہ ہم میاں محمد شہباز شریف کی تصویر بھی لگائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں انصاف کارڈ اور انصاف امداد کی بات ہوئی تو انصاف امداد میں ان کی تنخواہیں نہیں گئیں، جناب عمران خان نے اپنی تصویر نہیں لگائی اور جناب عمران خان نے ماضی کے حکمرانوں کی طرح اخباروں میں اشتہار نہیں دیئے لیکن یہاں تصویریں لگا دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں 30 فیصد kits میں error کی بات ہو رہی تھی تو میرے ایک فاضل دوست نے اس پر بات کی کہ 70 فیصد error ہے حالانکہ جس ملک کی بات کریں وہ یہی ہے اور یہ نئی وبا ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اب ہر کوئی اس وبا کا شکار ہوا ہے تو انشاءاللہ آنے والے وقت میں بہتری آئے گی لہٰذا اس کو صرف پاکستان کی حد تک specific نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ease down of lock down کے حوالے سے کہوں گا کہ لاک ڈاؤن کو ease down کیا جائے اور جو کیا گیا ہے وہ غلط کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ جناب عمران خان کا فیصلہ صحیح ہے، پوری قوم اس کے ساتھ کھڑی ہے اور انشاء اللہ ہم اس وبا پر قابو پائیں گے۔ اپوزیشن والے بھی ہمارے ساتھ ہیں اور یہ نہیں کہ صرف حکومت والے ہی credit لینا چاہ رہے ہیں بلکہ ہم سب مل کر اس وبا کے خلاف لڑیں گے اور انشاء اللہ سرخرو ہو کر نکلیں گے۔ بہت شکریہ

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday, the 12th May 2020 at 11:30 a.m.